روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

جمعرات
07 مئی 2026
THURSDAY
07 MAY - 2026

شاہ رخ خان کا سنیل نارائن کیلئے محبت بھرا پیغام
صفحہ 08

سنجو سیمسن شو سے چنئی کی دہلی پر سپر جیت
صفحہ 08

جلد: 16 ■ شمارہ نمبر: 107 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■
RNI No. JKURD/2011/37141
The Urdu Daily WATTAN Budgam

مغل روڈ پر گاڑی نالے میں گرنے کا معاملہ

باپ بیٹے سمیت تمام چار افراد کی نعشیں برآمد، بچاؤ آپریشن ختم

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، تاریخی مغل شاہراہ پر برفباری کے بعد گاڑی پھسل کر نالے میں گر جانے سے باپ بیٹے سمیت چار افراد کی نعشیں برآمد ہونے کے ساتھ ہی وہاں بچاؤ آپریشن ختم کر دیا۔ سی این آئی کے مطابق تاریخی مغل شاہراہ پر المناک حادثے کے بعد لاپتہ تمام افراد کی نعشیں برآمد کر لی گئی ہے ۔ حکام کے مطابق چاروں افراد سوموار کو منگناڑ سے سرینگر کی طرف سفر کر رہے تھے جس دوران ان کی گاڑی سڑک سے پھسل گئی اور وہ نالے میں جا گری ۔ انہوں نے کہا کہ برفباری/101

لیفٹیننٹ گورنر نے سانبہ ضلع کے سرحدی گاؤں ریگل میں ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا

سرحدی گاؤں ہمت اور لچک کی بھرپور روایت کے وارث

بنیادی ڈھانچے، سڑک روابط، عوامی سہولیات اور روزی روٹی پیدا کرنے پر توجہ مرکوز: منوج سنہا

کہا ماضی میں نظر انداز لوگوں کو جموں کشمیر کی ترقی کے نئے دور میں سب سے زیادہ ترجیح دی جائیگی

سانبہ، 6 مئی، جے کے این ایس، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے منگل کو سانبہ ضلع کے متحرک سرحدی گاؤں ریگل کا دورہ کیا اور اس علاقے میں بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور عوامی سہولیات کو بہتر بنانے کے مقصد سے مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا۔ جے کے این ایس کے مطابق لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے بدھ کو کہا کہ ہمارے سرحدی گاؤں ہمت اور لچک کی بھرپور روایت کے وارث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم جناب

نریندر مودی کی قیادت میں، ہم نے بیانیہ کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ اب ہندوستان کے آخری گاؤں نہیں رہے، یہ ہمارے پہلے گاؤں ہیں۔ بدھ کو لیفٹیننٹ گورنر سانبہ ضلع کے سرحدی گاؤں ریگل کے دورے کے دوران ایک عوامی ریلی سے خطاب کر رہے تھے، جہاں انہوں نے کئی ترقیاتی منصوبوں کا آغاز اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان میں گورنمنٹ پرائمری سکول ریگل میں ڈیجیٹل لائبریری کا قیام، ریگل میں کمیونٹی ہال کم ریکریشن سنٹر کی تعمیر، ریگل میں/102

لیفٹیننٹ گورنر نے گھگوال میں شری نرسنگھ دیو سنسکرت گوروکل کا افتتاح کیا

جموں، یو این آئی، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے گھگوال کے قدیم شری نرسنگھ دیو مندر میں شری نرسنگھ دیو سنسکرت گوروکل کا افتتاح کیا۔ انہوں نے نکشتر پارک اور یوگا دھیان کیندر کو بھی عوام کے نام وقف کیا اور شری نرسنگھ دیو پبلک لائبریری اور اوپن ایئر ایمفی تھیٹر کا سنگ بنیاد رکھا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے سکالروں، طالب علموں اور معزز شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شری نرسنگھ دیو سنسکرت گوروکل کا قیام ہندوستان کی تہذیبی جڑوں سے بامعنی جڑنا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ ثقافتی احیاء اور قدیم ہندوستانی علمی روایت کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔" انہوں نے کہا کہ گھگوال کی سرزمین تاریخی طور پر علم کا ایک اہم مرکز رہی ہے جہاں/103

ریاستی درجہ کی بحالی میں تاخیر، جموں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ناانصافی

کیا عوام کو بی جے پی کا وزیر اعلیٰ منتخب نہ کرنے کی سزا دی جا رہی ہے

دفعہ 370 کے بارے میں ملک کی موجودہ حکومت سے بات کرنا وقت کا ضیاع / وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، یہ جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہے کہ ریاست کا درجہ نہیں دیا جا رہا ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے یہ پوچھتے ہوئے کہا کہ کیا انہیں بی جے پی کا وزیر اعلیٰ منتخب نہ کرنے کی سزا دی جا رہی ہے؟۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقاتیں جاری رکھے ہوئے ہیں، تاہم اس بات کا کوئی

واضح اشارہ نہیں ہے کہ جموں و کشمیر کو مرکز کے مناسب وقت کے معیار کو پورا کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے، جس سے ریاستی حیثیت کی بحالی کے معاملے کو لمبا رکھا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق معروف انگریزی خبر رساں ادارے پی ٹی آئی کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ یہ جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہے کہ ریاست کا درجہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں پوچھا "کیا جموں کشمیر کے لوگوں کو بی جے پی کا وزیر اعلیٰ منتخب نہ کرنے کی سزا دی جا رہی ہے؟۔ انہوں نے کہا"/104

نائب وزیر اعلیٰ نے جی ایم سی سرینگر میں جاری بنیادی ڈھانچے کے کاموں کا معائنہ کیا

سرینگر، یو این آئی، نائب وزیر اعلیٰ مسٹر سریندر چودھری نے گورنمنٹ میڈیکل کالج (جی ایم سی) سرینگر میں سرجری، میڈیسن اور ریڈیولوجی کے شعبوں کی اپ گریڈیشن کیلئے ایک نئی عمارت کی جاری تعمیر کا معائنہ کیا ۔ معائنہ کے دوران انہوں نے منصوبے کی بروقت تکمیل اور مواد کے معیار پر سختی سے عمل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔/105

پہلگام حملے کے بعد دہشت گردی کیخلاف جنگ میں کھڑا ہونے کیلئے ویتنام کا شکریہ

"ہم ایک ساتھ چلیں گے، ایک ساتھ بڑھیں گے اور ایک ساتھ جیتیں گے"

عالمی افراتفری اور معاشی چیلنجوں کے دور میں ہماری قابلیت اور اچھی حکمرانی نئے دور کی ویژن / وزیر اعظم مودی

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، عالمی افراتفری اور معاشی چیلنجوں کے اس دور میں ہماری قابلیت، اچھی حکمرانی، اور اقتصادی اصلاحات سے ہندوستان اور ویتنام دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں کے طور پر ابھر رہے ہیں کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ اب، ہماری بہتر اسٹریٹجک شراکت داری کے ذریعے، ہم ایک دوسرے کی تیز رفتار ترقی کی حمایت کریں گے۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے اعلان کیا کہ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان تعلقات کو جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ بدھ کو نئی دہلی میں حیدرآباد ہاؤس میں ان کی بات چیت کے بعد ویتنام کے صدر تو لام کے ساتھ مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے ویتنام کو ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور

ویژن مہاساگر کا ایک "اہم ستون" قرار دیا۔ مودی نے کہا "ایک دہائی پہلے، ویتنام کے میرے پہلے دورے کے دوران، ویتنام آسیان میں ہندوستان کا پہلا جامع اسٹریٹجک پارٹنر بنا تھا۔ تب سے ہمارے تعلقات نے تیزی سے اور جامع ترقی کی ہے۔ تہذیبی تعلقات کے ساتھ ساتھ، ہمارے تجارتی، ٹیکنالوجی اور سیاحت کے تعلقات بھی مضبوط ہوئے ہیں"۔ انہوں نے کہا کہ اس مضبوط بنیاد پر ہم آج اپنے تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر رہے ہیں۔ ویتنام کے صدر کا پر/106

آپریشن سندور نے اپنا منافع ادا کر دیا

جنگیں کسی مسئلہ کا حل نہیں، وہ صرف مصیبتیں لاتی ہیں / ڈاکٹر فاروق

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، آپریشن سندور نے اپنا منافع ادا کر دیا ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ میرے خیال میں جنگوں کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ جنگیں کوئی حل نہیں لاتی، وہ صرف مصیبتیں لاتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لوگوں کو ان عناصر اور دہلی میڈ پارٹیوں کی اصلیت سے بھی آگاہ کرانا ہے، جنہوں نے جموں و کشمیر کی خودمختاری، دفعہ 370 اور 35 اے کو اپنے حقیر مفادات کیلئے نیلام کر دیا۔ سی

این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس ضلع سرینگر کی مجلس عاملہ کا ایک روزہ اجلاس پارٹی صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی صدارت میں پارٹی ہیڈکوارٹر نوائے صبح کمپلیکس میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں پارٹی جنرل سکریٹری/107

پُراسرار اموات کی تحقیقات شروع

شوپیاں میں CRPF ہیڈ کانسٹیبل مردہ پایا گیا

ہاؤس بوٹ میں 83 سالہ امریکی سیاح چل بسا

نوہٹہ میں 55 سالہ شخص اپنے گھر میں لٹکا ہوا پایا گیا

سری نگر، 6 مئی، جے کے این ایس، حکام نے بدھ کو بتایا کہ جموں و کشمیر کے شوپیاں ضلع میں ایک سی آر پی ایف جوان کی ایک کیمپ کے اندر موت ہوگئی۔ جے کے این ایس کے مطابق عہدیداروں نے بتایا کہ ہیڈ کانسٹیبل سریندر سنگھ، جس کا تعلق حیدرآباد سے ہے، منگل کی رات دیر گئے شوپیاں کے زینا پورہ سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کیمپ میں بے ہوش ہوگیا۔ ہیڈ کانسٹیبل سریندر سنگھ کو زینا پورہ اسپتال منتقل کیا گیا جہاں پہنچنے پر انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے سنگھ کی موت کی وجہ جاننے کے لیے کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس دوران سری نگر میں امریکی سیاح ڈل جھیل ہاؤس بوٹ میں قیام کے دوران چل بسا۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکہ سے تعلق رکھنے والے ایک سیاح کی بدھ کے روز یہاں ڈل جھیل میں ایک ہاؤس بوٹ میں قیام کے دوران بے چینی کی شکایت کے بعد موت ہوگئی۔ انہوں نے بتایا کہ جان ڈیوڈ اینڈرسن، جو اپنی اہلیہ جوڈتھ این میک کارتھی کے/108

ملک کی پانچ ریاستوں اور مرکز کے

زیر انتظام علاقوں میں اسمبلی انتخابات کی تکمیل

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، ملک کی پانچ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی وہاں تعینات سینٹرل آرمڈ پولیس فورسز کی کل 187 کمپنیاں واپس جموں کشمیر پہنچ رہی ہے اور یہ تمام کمپنیاں اگلے پندرہ دن میں اپنی پوزیشن پر واپس آجائیں گی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں سیاحتی سرگرمیاں شروع ہونے اور برف پگھلنے کے ساتھ پہاڑی علاقوں میں دہشت گردوں کے خلاف مربوط کارروائیوں کی وجہ سے، مرکزی حکومت نے نیم فوجی دستوں کی ان کمپنیوں کو واپس کرنا شروع کر دیا ہے جنہیں پانچ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پرامن اسمبلی انتخابات کے انعقاد کے لیے جموں و کشمیر سے بھیجا گیا تھا اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پرامن اسمبلی انتخابات کے انعقاد کے لیے جموں و کشمیر سے بھیجا گیا تھا حکام کے مطابق اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان/109

وزیر اعلیٰ نے جی ڈی سی ٹنگمرگ میں ملٹی پرپز اسپورٹس کمپلیکس کا افتتاح کیا

ٹنگمرگ، یو این آئی، وزیر اعلیٰ مسٹر عمر عبداللہ نے گورنمنٹ ڈگری کالج (جی ڈی سی) ٹنگمرگ میں ایک جدید ترین کثیر المقاصد انڈور اسپورٹس کمپلیکس کا افتتاح کیا جسے کیپیکس بجٹ کے تحت 2.75 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے جس سے جموں و کشمیر میں کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے اور نوجوانوں کی شمولیت کو مضبوط کرنے کیلئے حکومت کے عزم کا اعادہ ہوتا ہے۔ کالج کے احاطے میں واقع نئی قائم کردہ سہولت جدید انڈور اسپورٹس کے بنیادی/110

کشمیر سے کینار کماری تک فوجی صلاحیتوں سے ملک کے عوام کو محفوظ ماحول فراہم

ملک کو دفاعی نظام کافی مضبوط

فوج نے ہمیشہ ملک کے تحفظ کیلئے خود کو وقف کیا / جنرل اوپیندرا دیودی

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، ہمیں امید ہے کہ ملک کو دفاعی نظام کافی مضبوط ہے اور اس کو مزید مضبوط بنانے کیلئے کوششیں جاری ہے کی بات کرتے ہوئے فوجی سربراہ جنرل اوپیندرا دیودی نے کہا کہ بھارت میں دفاعی صنعت کا ماحولیاتی نظام پھل پھول رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج نے ہمیشہ ملک کے تحفظ کیلئے خود کو وقف کیا ہے اور ملک کی حفاظت کیلئے پیش پیش رہے ہیں ۔ سی این آئی کے مطابق فوجی سربراہ جنرل اپیندر دویدی نے پریاگ راج میں نارتھ

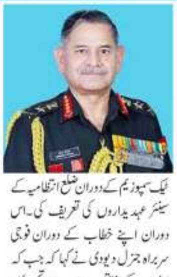

ٹیک سمپوزیم کے دوران ضلع انتظامیہ کے سینئر عہدیداروں کی تعریف کی۔ اس دوران اپنے خطاب کے دوران فوجی سربراہ جنرل دیودی نے کہا کہ جب کہ صنعت کے اختتام پر ہنرمند اور تجربہ کار افرادی قوت کی مانگ موجود ہے، اسی وقت، مناسب تجربہ اور منفرد مہارت کے حامل سابق فوجیوں کا انسانی وسائل کا پول بھی دستیاب ہے، جب وہ ہر سال فعال سروس سے باہر ہو جاتے ہیں۔ فوجی چیف نے کہا" کوشش دونوں کو ہم آہنگ کرنے کے ساتھ ساتھ روابط کو مضبوط بنانے کی ہے جو صنعت صرف بلک پی ایس یوز اور غیر سرکاری تنظیموں میں تجربہ کاروں کو جذب کرنے میں سہولت فراہم کر سکتے ہیں"۔ انہوں نے ملک کی خوشحالی میں سابق فوجیوں کے/111

موسمی صورتحال میں بہتری کے ساتھ دن کا درجہ حرارت 25 ڈگری تک پہنچ گیا

دن کے ساتھ ساتھ اب راتیں بھی گرم ہونے لگی

10 تک موسم مجموعی طور پر خشک اور 12 مئی تک بارشیں اور ہلکی برفباری ہونے کا امکان

سرینگر، 06 مئی، سی این آئی، موسم صورتحال میں بہتری اور دن کا درجہ حرارت 25 ڈگری کے قریب پہنچنے کے باوجود بھی جموں کشمیر کے کچھ ایک مقامات پر رات کا درجہ حرارت معمول سے نیچے درج رہا۔ ادھر محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں تک مجموعی طور پر خشک موسم کی پیشگوئی کرتے ہوئے دن کے درجہ حرارت میں مزید اضافہ ہونے کی پیشگوئی کی ہے اور امکان ظاہر کیا ہے کہ ہفتے کے آخر تک موسم مجموعی طور پر گرم رہے گا۔ سی این آئی کے مطابق مجموعی طور پر خشک موسم کی پیشگوئی کے درمیان جموں

و کشمیر کے بیشتر علاقوں میں رات کا درجہ حرارت معمول سے کم رہا۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ 10 مئی تک موسم بنیادی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے جبکہ 11 اور 12 مئی تک جموں و کشمیر میں کچھ ایک مقامات پر بارش اور گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ 24 گھنٹوں تک دن گرم ہونے کی توقع ہے۔ ادھر خشک موسم کے چلتے شبانہ درجہ حرارت میں کمی درج ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے شبانہ درجہ حرارت کے بارے میں بتایا کہ/211

خدا کی قدرت

جو سب سے طاقت ور تھا وہ سب سے کمزور بن گیا

ابونصر فاروق

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ نے زمین بنائی تو وہ جھکنے اور ہلنے لگی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اُس میں پہاڑ کی میخیں ٹھونک دیں تو وہ برابر ہوگئی اور ایک حالت پر قرار پا گئی۔ پہاڑوں کی اس طاقت پر فرشتوں کو تعجب ہوا تو اُنہوں نے پوچھا، اے اللہ! کیا تونے پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز بنائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہاں، وہ لوہا ہے جو پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اُنہوں نے پھر پوچھا، اے اللہ! کیا تونے لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز بنائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہاں، وہ آگ ہے، جو لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اُنہوں نے پھر پوچھا، اے اللہ! کیا تو نے آگ سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز بنائی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہاں، وہ پانی ہے، جو آگ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اُنہوں نے پھر پوچھا، اے اللہ! کیا پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہاں، وہ ہوا ہے، جو پانی سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اُنہوں نے پھر پوچھا، اے اللہ! کیا ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہاں، وہ آدم کا بیٹا ہے جو اُس سے بھی زیادہ طاقتور ہے، بشرطیکہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے تو بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔‘‘ (ترمذی، مسند احمد)

لوہا پتھر کو کاٹتا ہے، آگ لوہے کو گلا دیتی ہے، پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، ہوا پانی کو اڑا کر لے جاتی ہے اور انسان ان سبھوں کو اپنا غلام بنا کر ان سے کام لیتا ہے۔ اس فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ کی کائنات میں انسان سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ خلیفہ یعنی سردار، حاکم، امام اور کسی حد تک مالک۔

انسان جسمانی طور پر حیوانوں سے بھی کمزور ہے۔ وہ معمولی سے کیڑے مچھر اور مکھی کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔ مچھر اُسے کاٹ کر بیمار کر دیتا ہے اور مکھی اُس کے کھانے کو زہریلا بنا کر اُس کی طاقت کو کمزور کر دیتی ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ انسان کے پاس وہ کون سی چیز ہے جس کی بدولت وہ اتنا کمزور ہوتے ہوئے بھی پوری کائنات کا عارضی حاکم بنایا گیا ہے اور پوری کائنات اُس کے قبضے میں دی گئی ہے ؟ انسان جسمانی طور پر کمزور ہے لیکن اُس کا دماغ ایک ایسی چیز ہے جو کسی مخلوق کے پاس نہیں ہے۔ انسان کی اصل طاقت اُس کا دماغ ہے۔ جس انسان کا دماغ تیز، طاقت ور، غور وفکر کرنے والا، سوچنے اور سمجھنے والا، دور تک دیکھنے والا اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنے والا ہوتا ہے وہی دنیا میں ایسے ایسے کام کرتا ہے جو تاریخ بن جاتی ہے اور ایسا انسان مر کے بھی اپنے کاموں کی بدولت زندہ رہتا ہے۔

ایسے انسان کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ دماغ کی طاقت اور تیزی کے ساتھ وہ خواہشات اور جذبات کا غلام نہیں ہوتا ہے۔ وہ اتنا خود دار اور باوقار ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا اُس کو اپنا غلام بنا ہی نہیں سکتا ہے۔ ایسا انسان اپنی باتیں اور دلیلوں کی روشنی میں دوسروں کو قائل اور معقول کر دیتا ہے اور اُن کو اپنا ہم نوا بنا کر ایک جماعت تیار کر لیتا ہے اور اُس ایک انسان کی طاقت ایک ہزار انسانوں کے برابر ہو جاتی ہے۔ لیکن یہی انسان حیوانوں اور جانوروں کی طرح جب ضرورت سے زیادہ جذبات، نامناسب خواہشات، عیش وعشرت اور شوق جیسی چیزوں کا غلام بن جاتا ہے تو اس کی عقل خبط ہو جاتی ہے اور پھر اپنی نادانی میں یہ ایسی ایسی حماقتیں کرتا ہے کہ عقل و دانش والے اس پر حیرت کرتے ہیں کہ یہ انسان ہوکر جانوروں جیسی حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔

دنیا میں قومیں جب عزم وارادے کے ساتھ میدان میں آگے بڑھتی ہیں تو کامیابی اور ناموری کے جھنڈے گاڑتی چلی جاتی ہیں اور دوسری قوموں پر فتح یاب ہوتی ہیں، لیکن وہی قوم ترقی کی اونچائی پر پہنچنے کے بعد جب بیجا خواہشات، عیش و آرام اور سہولت وآسانی کی عادی بن جاتی ہے تو اُس کی ساری صلاحیت پر پانی پھر جاتا ہے اور پھر دوسری محکوم قوم اُنہیں خوبیوں کے ساتھ آگے بڑھتی ہے اور پہلی حاکم قوم کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔ دنیا کی لکھی ہوئی تاریخ اس کی شہادت دیتی رہی ہے۔ عروج سے زوال کا یہ سفر اُس وقت شروع ہوتا ہے جب قوم کے لوگ اپنی حیثیت کو بھول جاتے ہیں۔ اُن کی عادتیں اور حرکتیں گمراہ ہو جاتی ہیں اور وہ اخلاق وکردار کے لحاظ سے دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں قرآن ایک ایسی آسمانی کتاب ہے جو اپنے پڑھنے والے کو اُس کا اصلی، سچا اور صحیح مقام بتاتی ہے اور دنیا کو اپنے بس میں کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ قرآن اپنے پڑھنے والوں کو غور وفکر، تلاش و تجسس اور قدرت کے چھپے ہوئے راز جاننے کی دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد ﷺ نے جن پر قرآن نازل ہوا تھا اُسکیلے جد وجہد شروع کی اور پہلے عرب پر پھر قریبی ملکوں پر اور پھر ساری دنیا پر اپنی حکومت قائم کر لی جو دراصل اللہ کی حکومت تھی۔ وہ اپنی زندگی پوری کر کے دنیا سے چلے گئے لیکن اُن کے ماننے والے اور اُن کی سچی پیروی کرنے والے ساری دنیا میں آج تک پھیلے ہوئے ہیں اور اُن کے افکار ونظریات کو جو دراصل اللہ کا دین حق اسلام ہے قائم اور نافذ کرنے کی جد وجہد میں مصروف ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے ماننے والوں نے آگے چل کر گمراہی کا راستہ اپنایا اور شیطان جس سے اُن کو مقابلہ کرنا تھا اُس کی غلامی قبول کرتے چلے گئے، پھر بھی وہ اتنے طاقتور تھے کہ پورا یورپ اُن پر فتح نہیں پاسکا۔ چنگیز خاں جو دنیا کو فتح کرنے نکلا تھا بغداد کی انتہائی کمزور مسلم حکومت پر حملہ کرنے کی اُس کی ہمت نہیں تھی۔

مسلمانوں کی دین اسلام سے دوری اور غفلت، قرآن کو پڑھنے، سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی جگہ اُس کو وظیفے کی کتاب بنا کر ثواب کمانے کی عادت نے اُن کو بوسیدہ لکڑی کی طرح بیجان بنا دیا اور آج وہ ساری دنیا میں ذلت، رسوائی، حقارت اور غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ آج دنیا کے سب سے دولت مند لوگ ہیں۔ اُن کے پاس تیل کی دولت ہے جس کی ساری دنیا محتاج ہے، لیکن اُن کی بدعقلی کے سبب وہ انتہائی دولت مند ہونے کے باوجود دنیا کے انتہائی گھٹیا اور شیطان صفت قوموں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

ضرورت سے زیادہ مال ودولت عام طور پر حلال کمائی سے کم اور حرام طریقوں سے زیادہ آتی ہے۔ مال کی کثرت انسان کو کدھر لے جاتی ہے اس کا اندازہ اس وقت اپنے ملک کے حالات سے کیجئے۔ حاکم کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ملک اور قوم کی خوش حالی، امن وسلامتی اور ہر طرح کی ترقی کے منصوبے بنائے اور ملک وقوم کی ترقی کی کوشش کرے۔ لیکن سوشل میڈیا کی رپورٹنگ کے مطابق موجودہ حکومت دولت اور حکومت کا غلط استعمال کر کے ملک وقوم کا جینا حرام کئے ہوئے ہے۔

یہ مال ودولت جس کے اس دور کے مسلمان حد سے زیادہ لالچی اور خواہش مند بنے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو حد سے زیادہ کب اور کس لئے دیتا ہے اس کی حقیقت کو پیارے نبی ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں سمجھئے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اُنہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں (کوڑھی، گنجے اور اندھے) کو آزمانے کا ارادہ کیا اور انسانی صورت میں ایک فرشتے کو اُن کی طرف بھیجا۔ وہ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس پہنچا اور پوچھا کون سی چیز تمہیں سب سے زیادہ پسند ہے ؟ وہ بولا اس بیمار جسم جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے کراہت اور گھن محسوس کرتے ہیں، ختم ہو جائے اور اچھی رنگت مل جائے۔ فرشتے نے اُس کے جسم پر اپنے ہاتھ سے مسح کیا تو اُس کا مرض ختم ہو گیا اور اُسے اچھی جلد اور خوبصورتی مل گئی۔ پھر فرشتے نے پوچھا تمہیں کس قسم کی دولت سب سے زیادہ عزیز ہے ؟ اُس نے اونٹ کا نام لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی۔ فرشتے نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا کرے اور چلا گیا۔

پھر فرشتہ سب سے گنجے کے پاس گیا اور اُس سے کہا، تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے ؟ فرشتے نے اُس کے سر پر مسح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے خوبصورت بال عطا کر دیے اور گنجا پن جاتا رہا۔ پھر فرشتے نے اُس سے پوچھا تو کس قسم کی دولت چاہتا ہے ؟ اُس نے جواب دیا گائے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک حاملہ گائے عطا کی۔ فرشتے نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت عطا کرے گا۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا کون سی چیز تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے ؟ اُس نے کہا کہ میری سب سے بڑی آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ بینائی عطا کر دے اور میں اپنی آنکھوں سے دنیا کی تمام چیزوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اُس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی بینائی واپس آ گئی اور وہ دیکھنے لگا۔ فرشتے نے سوال کیا تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ محبوب ہے ؟ اُس نے کہا بکری۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک حاملہ بکری عطا کی۔

کچھ زمانہ گزرا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے مویشیوں میں بہت برکت دی، یہاں تک کہ ایک اونٹوں کے ریوڑ کا، دوسرا گایوں کے اور تیسرا بکریوں کے ریوڑ کا مالک بن گیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا امتحان لینا چاہا، چنانچہ وہی فرشتہ ایک مسافر کی شکل میں کوڑھ والے کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں ایک مسکین اور ضرورت مند آدمی ہوں، راستہ کی مشکلات میں گھر گیا ہوں، تمام وسائل اور ذرائع ختم ہو گئے ہیں، اب میرا گزارا نہیں ہوسکتا الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کرم نوازی عطا فرمائے، آپ مجھ سے تعاون کریں، میں اُس خدا کے نام سے جس نے آپ کو خوبصورت جلد دی ہے اور مال عطا فرمایا ہے صرف ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں تاکہ میں سفر میں اُس سے اپنا گزارا کر سکوں۔ اُس (کوڑھی) نے جواب دیا لوگوں کے حقوق مجھ پر بہت ہیں اس لئے میں آپ کو کچھ بھی نہیں دے سکتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھے خیال آتا ہے کہ میں نے تمہیں پہلے بھی دیکھا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ پہلے تم کوڑھی تھے، لوگ تم سے نفرت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے شفا عطا کی اور تم فقیر تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت عطا کی۔ جب واقعہ یہ ہے تو تمہیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اُس نے جواب دیا تم غلط کہتے ہو یہ دولت مجھے میرے باپ دادا سے ملی ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے تیری پہلی حالت میں لوٹا دے جس میں تم پہلے پڑے ہوئے تھے۔

پھر وہ گنجے کے پاس گیا اور اُس سے بھی یہی درخواست کی۔ اُس کا جواب بھی کوڑھ (کے مرض) والے کے جواب سے مختلف نہیں تھا۔ فرشتے نے اُسے بھی بددعا دی اور چلا گیا۔ آخر میں وہ مفلس کی صورت اختیار کر کے سابق اندھے کے پاس گیا اور کہا میں ایک غریب مسافر ہوں، اس سفر میں میرے رزق کے سارے وسائل ختم ہو چکے ہیں، اب میری ناداری کا یہ حال ہے کہ میں اپنا گزارا نہیں کرسکتا مگر اللہ کی مہربانی سے اور آپ کی عنایت سے سوال کرتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا، بیشک اللہ نے مجھے بینائی عطا کی اور مال ودولت سے نوازا۔ بکریوں کا یہ ریوڑ موجود ہے، تمہیں جتنی بکریوں کی ضرورت ہو اس میں سے لے لو، میری طرف سے پوری اجازت ہے۔ فرشتے نے کہا، مجھے تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے، اللہ نے دراصل اس طرح تم لوگوں کو آزمایا تھا۔ تم اس آزمائش میں پورے اترے۔ تمہیں بارگاہ خداوندی میں پسند کیا گیا اور تمہارے دونوں ساتھی ناکام ہوئے اور اللہ کے غضب کو دعوت دے دی۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہوا۔ اونٹوں اور گایوں میں مرض پھوٹ پڑا۔ پہلے دونوں آدمی ساری جائیداد سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر وہ بیماری بھی اُن پر مسلط ہوگئی جو فرشتے کے مسح کرنے سے دور ہو گئی تھی۔ (بخاری، مسلم)

مال ودولت انسان اپنی عقل مندی اور کوشش و تدبیر سے نہیں کماتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب انسان کو آزمانا چاہتا ہے کہ وہ جنت کا مسافر بنتا ہے یا جہنم کا راہی تب اُس کو ضرورت سے زیادہ مال ودولت کا مالک بنا دیتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ دولت کا مالک بننے کے بعد انسان کو کیسا بننا چاہئے اس کو بھی اس حدیث رسول ﷺ میں پڑھئے:

حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت آپ ﷺ کعبہ کے سایے میں بیٹھے تھے۔ جب آپ ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ مکمل طور پر تباہ و برباد ہونے والے ہیں۔ میں نے دریافت کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، کون لوگ تباہ و برباد ہونے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ تباہ و برباد ہوں گے جو مالدار ہونے کے باوجود خدا کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے۔ کامیاب و کامراں صرف وہ ہوگا جو اپنی دولت لٹائے، سامنے والوں کو دے، جو پیچھے ہیں اُن کو دے اور بائیں طرف کے لوگوں کو دے اور ایسے مالدار بہت ہی کم ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اس وقت مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد حد سے زیادہ دولت مند بن گئی ہے، لیکن اُس کی اس دولت مندی نے اُس سے شرافت، انسانیت، محبت، ہمدردی، خدمت کے جذبات، رشتوں کی پاسداری اور انسانوں کی خیر خواہی جیسے پاکیزہ اور نیک جذبات سے محروم کر دیا ہے۔ وہ انتہائی خود غرض، مطلبی، بدعہد، جھوٹا، بے مروت اور بے وفا بن گیا ہے۔ اُس کی ذات سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے بلکہ نقصان ہی پہنچ رہا ہے۔ یہ مسلمان اللہ کی نگاہ میں بھی ناپسندیدہ ہیں، دنیا والے بھی ان سے نفرت کرتے ہیں اور پوری کائنات ان کے خلاف ہے۔ ایسے حالات میں یہ اللہ کی زمین پر کیسے زندہ رہ پائیں گے ؟ ان کے ان گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ کیسے انہیں دے رہا ہے آئے دن اس کے مظاہرے سامنے آتے رہتے ہیں مگر بے حس اور جانوروں جیسی زندگی گزارنے والے انسانوں کو سمجھ ہی میں نہیں آ رہا ہے۔ جس گروہ کو مسلمانوں کو ہدایت اور سیدھی راہ دکھانی تھی وہ اصلی اور صحیح بات بتانے کی جگہ صرف دعا مانگنے کی تاکید اور تلقین کر رہا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ گنہگار کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ مسلمان گناہوں سے بچنا نہیں چاہتے ہیں مگر دعا کر کے نجات پانا چاہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہوتا ہے، نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ یاد رکھئے مال کا لالچی انسان مومن اور مسلم بن ہی نہیں سکتا ہے۔

کاش! میرے اس مضمون کو پڑھنے والے زندگی کی حقیقت کو سمجھیں اور مومن و مسلم ہونے کی حیثیت سے اپنے مقام اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے، شریعت اسلامی کے پابند ہو کر اللہ کی رحمت، مغفرت، برکت اور حفاظت کے حقدار بنیں، غیر مسلموں کی نقل کرنے کی جگہ صحابہ کرام اور اسلاف کی پیروی کریں۔ اس سلسلے میں مزید وضاحت کے لئے اصحاب مجھے کال کر کے بات کر سکتے ہیں۔

پاکستانی بحریہ نے بحیرہ عرب میں پھنسے ہندوستانی جہاز کی مدد کی

نئی دہلی (ایم این این): پاکستانی بحریہ نے بحیرہ عرب میں پھنسے ایک ہندوستانی بحری جہاز کی مدد کرتے ہوئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امدادی کارروائی انجام دی، جسے دونوں ممالک کے درمیان کشیدہ تعلقات کے باوجود ایک اہم بحری تعاون کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ پاکستانی فوج کے مطابق ایم وی گوتم نامی جہاز عمان سے ہندوستان جا رہا تھا جب اسے بحیرہ عرب میں شدید تکنیکی خرابی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے باعث وہ سمندر میں پھنس گیا۔ جہاز میں سات افراد سوار تھے جن میں چھ ہندوستانی شہری اور ایک انڈونیشیائی شہری شامل تھا۔ رپورٹس کے مطابق ممبئی کے میری ٹائم ریسکیو اینڈ کوآرڈینیشن سینٹر نے پاکستانی حکام سے رابطہ کرکے مدد طلب کی، جس کے بعد پاکستان نیوی اور پاکستان میری ٹائم سیکورٹی ایجنسی نے مشترکہ کارروائی شروع کی۔ پاکستانی بحریہ نے امدادی کارروائی کے لیے اپنا جہاز روانہ کیا، جس نے متاثرہ جہاز تک پہنچ کر عملے کو خوراک، طبی امداد اور تکنیکی معاونت فراہم کی تاکہ جہاز کو مستحکم کیا جاسکے اور عملے کی حفاظت یقینی بنائی جا سکے۔ پاکستانی میڈیا رپورٹس کے مطابق امدادی کارروائی کئی گھنٹوں تک جاری رہی اور حکام مسلسل جہاز کی تکنیکی صورتحال کا جائزہ لیتے رہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب بحیرہ عرب اور خلیجی سمندری راستوں میں کشیدگی اور سلامتی کے خدشات بڑھ چکے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں خطے میں تجارتی جہازوں کی حفاظت اور سمندری راستوں کی نگرانی کے لیے کئی ممالک نے اپنی بحری سرگرمیاں بڑھادی ہیں۔ ماہرین کے مطابق سمندر میں پھنسنے والے جہازوں کی فوری امداد بین الاقوامی بحری قوانین اور انسانی ہمدردی کی ذمہ داریوں کا حصہ ہوتی ہے، اسی لیے سیاسی اختلافات کے باوجود بحری افواج اکثر ایسی صورتحال میں تعاون کرتی ہیں۔ رائٹرز کے مطابق پاکستانی بحریہ نے گزشتہ ماہ بھی بحیرہ عرب میں ایک تجارتی جہاز کے عملے کے ۱۸/ افراد کو بچایا تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطے میں سمندری امدادی کارروائیاں حالیہ عرصے میں بڑھ رہی ہیں۔ مذکورہ واقعے کے ویڈیوز اور تصاویر بھی سوشل میڈیا پر گردش کرتے رہے، جن میں پاکستانی بحری جہاز کو ہندوستانی جہاز کے قریب امدادی سرگرمیاں انجام دیتے دیکھا گیا۔ سوشل میڈیا صارفین نے جنوبی ایشیا میں کشیدہ سیاسی ماحول کے باوجود انسانی ہمدردی اور بحری تعاون کی ایک مثال قرار دیا ہے۔

ٹرمپ کا دعویٰ: ایران جنگ مزید ۲/ سے ۳/ ہفتے جاری رہ سکتی ہے

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک تازہ بیان میں عندیہ دیا ہے کہ ایران کے ساتھ جاری تنازعہ فوری طور پر ختم ہونے کے آثار نہیں دکھا رہا اور یہ مزید دو سے تین ہفتے تک جاری رہ سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات امریکی ریڈیو میزبان ہیو ہیوٹ کے ساتھ ایک ٹیلیفونک انٹرویو میں کہی، جہاں انہوں نے واضح کیا کہ وقت امریکہ کے لیے کوئی اہم عنصر نہیں ہے۔ ٹرمپ نے اس بات سے بھی گریز کیا کہ آیا حالیہ جھڑپوں کے بعد جنگ بندی عملاً ختم ہو چکی ہے یا نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ صورتحال ابھی غیر یقینی ہے اور آئندہ دنوں میں اس کا رخ واضح ہوگا۔ تاہم انہوں نے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''کسی نہ کسی طرح ہم جیتیں گے

امریکہ کا ایران سے تعلق رکھنے والی نجی کشتی پر حملہ، 5/ افراد جاں بحق

نئی دہلی (ایم این این): ایرانی میڈیا نے بتایا ہے کہ دو مالبردار شہری کشتیوں پر امریکی فوج کی فائرنگ سے ۵/ شہری ہلاک ہوگئے ہیں۔ یہ دونوں کشتیاں ایران جا رہی تھیں اور ان کا تعلق پاسداران انقلاب سے نہیں تھا۔ اطلاع کے مطابق یہ کشتیاں عمان کی بندرگاہ خصب سے ایرانی ساحل کی طرف شہری نوعیت کا سامان لے جا رہی تھیں۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ان کی فوج ایرانی جہازوں کو بچانے کے بجائے انہیں تباہ کرنے کو ترجیح دیتی ہے۔ 'ٹروتھ سوشل' پر ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے پاس اب صرف چھوٹی کشتیاں رہ گئی ہیں، جن میں سے ۷/ کو اس وقت ڈبو دیا گیا جب وہ آبنائے ہرمز میں جہازوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ایران نے ان ممالک پر بھی حملے کئے جن کا آبنائے ہرمز میں امریکی بحریہ کی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں تھا، جن میں جنوبی کوریا کا ایک مال بردار جہاز بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ جنوبی کوریا بھی آبنائے ہرمز آپریشن میں شامل ہو جائے۔ امریکی فوج نے اعلان کیا ہے کہ آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کو خطرے میں ڈالنے والی ایرانی کشتیوں کو تباہ کرنے کیلئے اپاچی اور 'سی ہاک' ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے ہیں۔ امریکی فوج کے مطابق 'سی ہاک' ہیلی کاپٹر آبنائے ہرمز اور اس کے گردونواح میں تجارتی جہاز رانی کو دھمکانے والی چھوٹی ایرانی کشتیوں کے خاتمے کے مشن میں مدد دے رہے ہیں۔

امریکہ: محکمہ انصاف میں وکلاء کی بھرتی کا بحران، مقدمات میں تاخیر

نئی دہلی (ایم این این): امریکی محکمہ انصاف (DOJ) کے وکلاء کو متعدد مقدمات میں بار بار تاخیر کی درخواست کرنی پڑ رہی ہے، جس سے غیر ارادی طور پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ محکمہ کو شدید عملے کی کمی کا سامنا ہے۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے جنوری ۲۰۲۵ء میں وہائٹ ہاؤس واپس آنے سے پہلے، پورے محکمہ میں تقریباً دس ہزار وکلاء کام کر رہے تھے۔ دریں اثناء نیو ریپبلک کی رپورٹ کے مطابق، ستمبر ۲۰۲۵ء تک یہ تعداد تقریباً نصف رہ گئی تھی۔ بعد ازاں ایڈوکیسی گروپ ''دی جسٹس کنکشن''، جو محکمہ کی کارکردگی پر نظر رکھتا ہے، کے مطابق تقریباً ۵۵۰۰/ افراد (جن میں تمام وکلاء نہیں ہیں)

فلوٹیلا کے دو کارکنان کی حراست میں مزید توسیع

نئی دہلی (ایم این این): ایک اسرائیلی عدالت نے غزہ جانے والے فلوٹیلا کے دو غیر ملکی کارکنان کی حراست میں اتوار تک توسیع کر دی ہے، ان کی نمائندگی کرنے والے انسانی حقوق کے ایک گروپ نے کہا کہ حکام اس جوڑے سے پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔ ہسپانوی شہری سیف ابو کیشک اور برازیلین شہری تھیا گو اویلا منگل کے روز اپنی دوسری سماعت کیلئے اشکیلون شہر کی ایک عدالت میں پیش ہوئے۔ انہیں گزشتہ ہفتے تفتیش کیلئے اسرائیل لایا گیا تھا۔ جنوبی اسرائیلی شہر کی ایک جیل میں قید یہ دونوں افراد غزہ جانے والے ایک بحری بیڑے پر سوار درجنوں کارکنان میں شامل تھے جنہیں گزشتہ جمعرات کی صبح یونان کے ساحل کے قریب اسرائیلی افواج نے روک لیا تھا۔ اتوار کو پہلی سماعت میں عدالت نے ان کی حراست میں دو دن کی توسیع کر دی تھی۔ منگل کو دوسری سماعت ہوئی جہاں دونوں پیروں میں بیڑیوں کے ساتھ پیش ہوئے۔ اسرائیل کے انسانی حقوق کے گروپ عدالہ نے کہا کہ دونوں کارکنان بھوک ہڑتال پر تھے اور منگل کو ان کے احتجاج کا چھٹا دن تھا۔ گروپ نے الزام لگایا کہ جوڑے کو حراست میں جسمانی اور نفسیاتی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ عدالہ نے کہا، ابو کیشک اور اویلا دونوں کو تنہائی میں رکھا گیا ہے اور ان کے سیلوں میں ہر وقت 'تیز روشنی' جلتی رہتی ہے جبکہ اویلا کو 'انتہائی سرد درجہ حرارت' میں رکھا جا رہا ہے۔ گروپ نے کہا، جب بھی انہیں اپنے سیلوں سے باہر منتقل کیا جاتا ہے بشمول طبی معائنے کیلئے تو ان کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی ہے۔ اسرائیلی حکام نے بدسلوکی کے الزام کو مسترد کیا ہے۔ اتوار کی سماعت میں عدالہ نے کہا کہ ریاستی اٹارنی نے ان جرائم کی ایک فہرست پیش کی جن کا جوڑے پر الزام لگایا گیا تھا۔ ان میں 'جنگ کے وقت دشمن کی مدد کرنا' اور 'دہشت گرد تنظیم کی رکنیت اور اسے خدمات فراہم کرنا' شامل تھے۔ لیکن عدالہ کے وکلاء نے ریاست کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی سمندر میں دو کارکنان کو 'غیر قانونی طریقے سے اغوا کیا گیا ہے۔

دوسرے روز بھی ایرانی میزائلیں اور ڈرونز سے حملے جاری ہیں: یو اے ای کا دعویٰ

نئی دہلی (ایم این این): مشرق وسطیٰ پر ایک بار پھر جنگ کے بادل منڈلانے لگے ہیں، ایران نے متحدہ عرب امارات پر دوسرے روز بھی میزائلوں اور ڈرون سے حملے کیے ہیں۔ الجزیرہ نے رپورٹ کیا ہے کہ متحدہ عرب امارات کا کہنا ہے کہ اس پر لگاتار دوسرے دن بھی ایرانی میزائلوں اور ڈرونز سے حملے کیے گئے ہیں۔ تاہم ایران نے اس جارحیت میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ ایران کی پاسداران انقلاب اسلامی انقلابی گارڈ کور نے منگل کی رات کہا کہ ملکی افواج نے حالیہ دنوں میں متحدہ عرب امارات کے خلاف کوئی میزائل یا ڈرون کارروائی نہیں کی۔ فارس نیوز ایجنسی کے ذریعے جاری بیان میں کہا گیا کہ اگر کوئی کارروائی کی گئی ہوتی تو ہم اسے واضح اور دوٹوک انداز میں اعلان کرتے۔ لہٰذا یو اے ای کی وزارت دفاع کی رپورٹ مکمل طور پر مسترد کی جاتی ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ دوسری طرف اماراتی وزارت دفاع نے بتایا کہ فضائی دفاعی نظام ایران سے آنے والے بیلسٹک، کروز میزائلوں اور ڈرونز سے نمٹ رہا ہے اور مختلف علاقوں میں دھماکے فضائی دفاعی کارروائیوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ کشیدگی ایسے وقت میں بڑھ رہی ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان دوبارہ جنگ کے خدشات پیدا ہوگئے ہیں، کیوں کہ واشنگٹن نے پیر کو پروجیکٹ فریڈم کے نام سے ایک نئی مہم شروع کی ہے جس کا مقصد آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں کی رہنمائی کرنا ہے، تاہم جسے عارضی طور پر ٹرمپ نے روک دیا ہے۔ پیر کے روز، واشنگٹن کی کارروائی شروع ہونے کے چند گھنٹوں بعد، ایرانی افواج نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے امریکی جنگی جہازوں پر بمباری کی ہے۔ امریکی مرکزی کمان نے کسی بھی جہاز کے نشانہ بننے کی تردید کی، تاہم اس بات کی تصدیق کی کہ ایران نے امریکی بحری اثاثوں اور امریکی پرچم بردار تجارتی جہازوں پر کروز میزائل داغے۔ امریکی افواج نے بتایا کہ انہوں نے ایران کی ۶/ چھوٹی کشتیوں کے ساتھ ساتھ آنے والے میزائلوں اور ڈرونز کو بھی تباہ کردیا۔ پیر کا حملہ تہران نے پیر کے روز متحدہ عرب امارات کی جانب ۱۵/ میزائل داغے، جن میں زیادہ تر بیلسٹک تھے، جو تقریباً ۴/ ہفتے قبل ہونے والی امریکہ ایران جنگ بندی کے بعد پہلا واقعہ تھا۔ اماراتی حکام کے مطابق تمام میزائل مار گرائے گئے، تاہم ایک ڈرون حملے میں فجیرہ میں آگ بھڑک اٹھی، جہاں ایک اہم تیل ٹرمینل واقع ہے۔ یہ تنصیب جنگ کے دوران انتہائی اہم رہی ہے، جو روزانہ تقریباً ۱۷/ لاکھ بیرل تیل سنبھالتی ہے، جو ملک کی برآمداتی صلاحیت کا تقریباً نصف ہے، کیوں کہ یہ خلیج عمان کے راستے آبنائے آبنائے ہرمز کو بائی پاس کرنے کی سہولت دیتی ہے۔ اس واقعہ میں تین ہندوستانی شہری زخمی ہوئے،

ڈونالڈ ٹرمپ کا آبنائے ہرمز میں پروجیکٹ فریڈم عارضی طور پر روکنے کا اعلان

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے آبنائے ہرمز میں پروجیکٹ فریڈم عارضی طور پر روکنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکی صدر نے ٹروتھ سوشل پر لکھا کہ ایران کے ساتھ جامع اور حتمی معاہدے کی جانب بڑی پیش رفت ہوئی ہے، دونوں ممالک پروجیکٹ روکنے پر متفق ہیں، پاکستان اور دیگر ممالک کی درخواست پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہم نے ایران کے خلاف نمایاں جنگی کامیابیاں حاصل کی ہیں، پروجیکٹ فریڈم روکنے کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ حتمی معاہدے پر دستخط ہو سکتے ہیں یا نہیں، آبنائے ہرمز کی امریکی ناکہ بندی مکمل طور پر نافذ رہے گی۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے خبردار کیا تھا کہ پروجیکٹ فریڈم دراصل پروجیکٹ ڈیڈلاک ہے۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ پاکستان کی ثالثی میں جو مذاکرات کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں، اس منصوبے سے اس میں ایک بار پھر ڈیڈلاک واقع ہو جائے گا۔ پروجیکٹ فریڈم امریکہ کا ایک نیا منصوبہ سامنے آیا ہے جس کے تحت امریکی بحریہ آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے یا خطرے میں موجود تجارتی جہازوں کو گائیڈ اور اسکاٹ کرے گی، تاکہ وہ محفوظ طریقے سے آبنائے ہرمز سے گزر سکیں۔ پروجیکٹ فریڈم دراصل پروجیکٹ ڈیڈلاک ہے، عباس عراقچی آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین آئل روٹ ہے اور یہاں کشیدگی کے باعث ہزاروں جہاز متاثر ہوئے، امریکی منصوبے کا مقصد آزادانہ جہاز رانی بحال کرنا ہے، امریکہ کا الزام ہے

فلسطینی فوٹو گرافر ساحر الغرہ نے غزہ کوریج کیلئے 2026ء کا ''پلٹزر'' جیتا

نئی دہلی (ایم این این): فلسطینی فوٹو گرافر ساحر الغرہ کو غزہ میں انسانی بحران کی ''خوفناک اور حساس'' دستاویزات کے سبب پہچانا گیا۔ انہوں نے بریکنگ نیوز فوٹو گرافی کے زمرے میں ۲۰۲۶ء کا ''پلٹزر'' انعام حاصل کیا۔ واضح رہے کہ الغرہ، نیویارک ٹائمز کے لیے کام کرنے والے فوٹو گرافر ہیں، اور ان کی تصویری سیریز کو پلٹزر ایڈمنسٹریٹر مارجوری ملر نے ''خوفناک'' اور ''حساس'' قرار دیا۔ ان تصاویر میں اکتوبر ۲۰۲۳ء سے غزہ میں جاری اسرائیلی نسل کشی کے نتیجے میں بھوک اور تباہی کو دکھایا گیا ہے۔ ملر نے بڑھتی ہوئی رکاوٹوں کے باوجود آزاد صحافت کی اہمیت پر زور دیا۔ پلٹزر کے علاوہ، الغرہ نے فرانس میں گزشتہ اکتوبر کو ۳۲ویں پری بائے کیلواڈوس-نارمنڈی میں جنگی فوٹو گرافی کا پہلا انعام بھی جیتا۔ ان کی ایوارڈ یافتہ رپورٹ ''غزہ میں پھنسے ہوئے: آگ اور قحط کے درمیان'' نے محاصرے کے تحت زندگی کی

غزہ: باشندے ملبے سے تعمیرِ نو میں مصروف؛

محصور علاقے کی بڑے پیمانے پر بحالی کے منصوبے تاحال معطل

نئی دہلی (ایم این این): جنگ بندی کو تقریباً سات ماہ مکمل ہونے کے باوجود، محصور فلسطینی علاقے میں پابندیوں اور سیاسی تعطل کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تعمیر نو کی کوششیں تاحال رکی ہوئی ہیں۔ اس صورتحال میں غزہ کے باشندے ملبے اور بچا کھچا تعمیراتی مواد استعمال کرکے اپنی زندگیوں کی تعمیر نو کی کوشش کر رہے ہیں۔ تعمیراتی مواد تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے، فلسطینی تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کو دوبارہ استعمال (ری سائیکل) کر رہے ہیں تاکہ اپنے متاثرہ گھروں اور بنیادی ڈھانچے کی مرمت کر سکیں۔ غزہ کی تعمیر نو پر اقوام متحدہ کے مشیر مامون بسیسو کے مطابق، امدادی ایجنسیوں کو عارضی حل پر انحصار کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ''اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے ملبے کو ری سائیکل کرنا شروع کیا ہے اور یہ مواد مرمت کیلئے استعمال کیا جارہا ہے، نئی تعمیرات کیلئے نہیں۔'' ری سائیکل شدہ مواد کو اسپتالوں، اسکولوں اور پانی کے نظام کی بحالی کیلئے استعمال کیا جارہا ہے، لیکن نئے ترقیاتی منصوبے ابھی شروع نہیں ہو پائے ہیں۔ پورے علاقے میں دھاتی چادروں اور لکڑی کے تختوں سے بنے عارضی اسکول وجود میں آگئے ہیں، جبکہ کچھ یونیورسٹیوں نے تباہ شدہ عمارتوں یا خیموں میں محدود پیمانے پر کلاسز کا آغاز کر دیا ہے۔ فلسطینی باشندے اسکریپ اور کچرے کو بھی ڈھانچوں کی پیوند کاری کیلئے استعمال کر رہے ہیں، جو تعمیراتی مواد کی سنگین قلت کو ظاہر کرتا ہے۔ اقوام متحدہ، ورلڈ بینک اور یورپی یونین کے مشترکہ جائزے کے مطابق، غزہ کی بحالی کیلئے اگلے عشرے میں ۷۰ء۴ بلین ڈالر درکار ہوں گے۔ اس میں سے ۲۶ء۳ بلین ڈالر ابتدائی ۱۸ مہینوں کے اندر ضروری خدمات اور بنیادی ڈھانچے کی بحالی کیلئے درکار ہیں۔ اسرائیل کے حملوں کی وجہ سے غزہ میں ہوئی بڑے پیمانے پر تباہی نے رہائش کے شدید بحران کو جنم دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق، اکتوبر ۲۰۲۳ء سے اکتوبر ۲۰۲۵ء کے درمیان غزہ کے کم از کم ۹۲ فیصد رہائشی یونٹس یا تو متاثر ہوئے یا مکمل تباہ ہوگئے۔ غزہ کی آبادی کا ۹۰ فیصد سے زائد حصہ بے گھر ہو چکا ہے۔ بسیسو نے بتایا کہ ''زیادہ تر بے گھر فلسطینی انتہائی خستہ حال خیموں میں رہ رہے ہیں۔

اسرائیلی حکام کا ''یروشلم ڈے'' پر مسجد اقصیٰ میں داخلے کا مطالبہ، کشیدگی بڑھنے کا خدشہ

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر، اتر ریلوے، فیروزپور بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ٹینڈر نمبر 433۔سگنل۔ٹی۔ 27-26-09۔ ای۔ٹینڈرنگ کے ذریعے سے مورخہ 29-05-2026 کو 15.00 بجے تک ویب سائٹ https://www.ireps.gov.in پر ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنی ٹینڈر اصل ترمیم شدہ مقررہ کئے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروائیں۔ اس ٹینڈر کے تحت مینول ٹینڈر ممنوع ہے اور اگر کوئی مینول ٹینڈر موصول ہوگا تو وہ جائز نہیں ہوگا۔ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر ڈاکومنٹ کی قیمت اور بیعانہ کی رقم جو کہ اس ٹینڈر کیلئے جائز ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے کریڈٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ اور کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ ہی منظور کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ جمع کروائی گئی رقم جائز نہیں ہوگی۔ این آئی ٹی۔

کام کا نام	(اے) میونسپل کارپوریشن امرتسر کے ذریعہ اے ڈی ای این۔II/ اے ایس آر کے دائرہ اختیار علاقہ میں بے یو ی۔ اے ایس آر سیکشن پر کلومیٹر 505/4-6 پر اور اے ایس آر۔پی ٹی کے سیکشن پر ای 11-6/9 پر 3.00 میٹر x2.50 میٹر سائز کے دو آر سی سی باکس پلاس کی تعمیر (این آر ٹائپ۔ ایف۔ 71 کے مطابق) اور دیگر متفرق کام ریلوے حدود پر پروجیکٹ کے بے یوی۔ ایف زیڈ آر سیکشن پر آر سی ایف یارڈ اور سلطان پور لودھی ریلوے اسٹیشن کے بیچ کلومیٹر 9-8/43 پر آر او بی کی تعمیر کے سلسلے میں سگنل اور ٹیلی کام ورکس۔		
ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ اور وقت	29-05-2026 کو 15.00 بجے		
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	05-05-2026 کو 18.47 بجے		
تخمینہ لاگت (روپے)	69,08,493.70	بیعانہ کی رقم (روپے)	1,38,200/-
بڈنگ شروعات کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	15-05-2026		
مدت تکمیل کام	06 مہینے		

نوٹ: ٹینڈر دہندگان باقاعدہ طور سے ویب سائٹ کے رابطہ میں رہ کر ٹینڈر ترمیمات، تصحیح نامہ وغیرہ کے بارے میں خود کو اپ ڈیٹ رکھیں۔

ٹینڈر نوٹس نمبر 433۔ سگنل۔ ٹی۔ 27-26-09 مورخہ 06-05-2026

1512/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

تعصب کیا ہے

۔محمد امین اللہ

لفظ "تعصب" ایک ایسا زہر ہے جو احساسِ برتری، تکبر اور حسد کے تخمِ خبیثہ سے پیدا ہوتا ہے اور اپنے جیسے انسانوں کو رنگ و نسل، قبائل، لسانیت، دولت، طاقت، دنیاوی جاہ و جلال، مذہب، عقیدے، مسلک، فرقے کی بنیاد پر نہ صرف حقیر سمجھتا ہے بلکہ ان کے وجود کے درپے ہو کر انہیں اپنا غلام بنالینے کی کوشش کرتا ہے، جس کی وجہ سے جنگ و جدل اور قتل و غارت گری شروع ہو جاتی ہے۔
انگریزی میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ:
اس دھرتی پر جب سے انسان آباد ہوا ہے اُس وقت سے آج تک یہ تعصب ختم نہیں ہوا بلکہ اس کی بنیاد پر بڑی بڑی جنگیں لڑی گئی ہیں۔ ہزار سال سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ جاری ہے۔ اب تو یہود و نصاریٰ اور ہنود کے اتحادِ خبیثہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سفاکی اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا ہے۔
تعصب اس لیے ایک متبادل دین ہے کہ یہ مغلوب قوموں اور انسانی گروہوں کو اپنی تہذیب و ثقافت اور نظامِ زندگی کے مطابق چلنے کا پابند بناتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل قبائلِ عرب تعصب کی بنیاد پر جنگ و جدل میں مبتلا تھے۔ دورِ جاہلیت کی تین مشہور جنگیں چالیس سال تک چلتی رہی ہیں۔ وہ داحس و غبرا کی لڑائی تھی جو گھڑ دوڑ میں بے ایمانی کرنے کے نام پر شروع ہوئی تھی اور چالیس سال تک چلتی رہی، جس پر مولانا حالی نے کہا تھا:

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا

بسوس نام کی ایک بڑھیا کی اونٹنی کو دوسرے قبیلے والے نے زخمی کر دیا تو لڑائی شروع ہوئی اور چالیس سال تک چلتی رہی۔ فجار کی لڑائی محترم مہینوں میں شروع ہوئی اور 40 سال تک ایک قبیلے والے دوسرے قبیلے والوں کی گردنیں کاٹتے رہے۔ اس جنگ و جدل کے حالات کو سورہ العادیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا ہے "دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی قسم جو پھنکار مارتے ہوئے دوڑتے ہیں اور اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت چھاپا مارتے ہیں۔ پھر غبار اُڑاتے ہیں اور دشمنوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں۔"
ان آیات میں عرب کے اس جاہلانہ معاشرے کی عکاسی کی گئی ہے، جس میں قبائلی تعصب و نفرت پر مبنی قتل و غارت گری تھی۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلامی معاشرہ قائم کیا اور مدینے میں اخوت اور بھائی چارے کی بنیاد پر جو چمن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آیا اس میں مدینے کے انصار اور مکے کے مہاجر، فارس کے سلمان فارسی، حبشہ کے بلال حبشی اور روم کے سہیل رومی حقیقی بھائیوں سے زیادہ محبت و اخوت سے رہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے"۔ "مومن تو جسدِ واحد کی مانند ہیں، ایک حصے کا درد دوسرا حصہ محسوس کرتا ہے" یعنی ایک مسلمان جہاں کہیں کا رہنے والا ہو اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو عالمِ اسلام کے سارے مسلمان درد محسوس کرتے ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا "جو مسلمانوں کے معاملات سے لاتعلق رہتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"
مدینے کے منافقِ اعظم عبداللہ بن ابی نے پانی کے تنازع پر انصار و مہاجرین کے درمیان فساد برپا کرنے کی کوشش کی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور یہ آیت نازل ہوئی:
"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اُس وقت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی رحمت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا۔ اللہ اس طرح اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم کو ہدایت نصیب ہو۔" (سورہ آلِ عمران 103)
گھر کی وحدت ہو، بستی کی مجموعی بھلائی ہو، قومی حفاظت اور سلامتی ہو یا مسلمانوں کی بقا... سب کا دارو مدار اتحاد و یگانگت پر ہے۔
جب مسلمانوں کا اتحاد برقرار تھا تو سارے عالم میں مسلمانوں کا طوطی بولتا تھا اور کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا، اور اس اتحاد کو اللہ کی نصرت و تائید بھی حاصل تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اللہ اُن سے شدید محبت کرتا ہے جو اللہ کے راستے میں سیسہ پلائی دیوار بن کر لڑتے ہیں۔" (سورہ الصف)
حج الوداع کے موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس کو "منشورِ انسانیت" کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے انسانوں کے درمیان تمام تفریق کی صرف نفی ہی نہیں کی بلکہ حقارت سے اس کو اپنے پیروں تلے روند ڈالا۔
آپ ﷺ نے فرمایا "لوگو! سنو، ہو سکتا ہے میں آج کے بعد اس طرح کے مجمع سے مخاطب ہونے کے لیے نہ رہوں۔ لوگو! تم سب آدم کی اولاد ہو، اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ آج کے بعد کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی امیر کو کسی غریب پر، اور نہ کسی کو حسب و نسب کی بنیاد پر برتری حاصل ہے۔ اللہ کی نظر میں وہی سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ میں بڑائی کے تمام دعووں کو جو ان تعصبات پر مبنی ہیں اپنے پیروں تلے روندتا ہوں۔"

تعلیم کی بنیادیں

محمد امین اللہ

دنیا میں تمام انقلابات اساتذہ کی فکری تربیت کی وجہ سے برپا ہوئے ہیں
کائنات میں اللہ کی سب سے عمدہ اور احسن تخلیق انسان ہے، کیوں کہ انسان کو اللہ نے خلیفۃ الارض بنایا ہے۔ "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" (ہم نے انسان کی بہت احسن طریقے سے تخلیق کی۔) (سورہ التین: 4)
آدم کی تخلیق کے وقت فرشتوں نے جب اللہ سے فریاد کی کہ باری تعالیٰ آپ ایسی مخلوق کو پیدا کر رہے ہیں جو زمین میں فساد برپا کرے گی اور ایک دوسرے کو قتل کرے گی۔ اللہ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اشیا کے نام پوچھے تو فرشتوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیا کے علوم سکھائے اور آدم نے فرشتوں کو اشیا کے علوم سنائے۔ آغازِ کائنات سے لے کر رہتی دنیا تک جتنی بھی اشیا ایجاد یا دریافت ہوئیں اور آئندہ ہوں گی سب آدم کے بیٹے اور بیٹیوں کے خمیر میں ودیعت کی جا چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غاروں میں رہنے والا انسان اور آج سمندر اور خلاؤں میں سفر کرنے والا انسان اسی وراثتی علمی اثاثے کی وجہ سے حیرت انگیز ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے۔
مابعد الطبیعیات تعلیمی بنیادیں یعنی **Metaphysical basis of education** ایک خمیری علم ہے جو آدم کی اولاد میں فی زمانہ جینیاتی خصوصیات کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا بچپن سے ہی انسان سماعتوں، مشاہدات اور حرکات و سکنات کے ذریعے سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ تمام ماہرینِ حیاتیات اس بات پر متفق ہیں کہ جب بچہ مادرِ رحم میں نطفے کی صورت ہوتا ہے اور تین ماہ کے بعد اس کا وجود مکمل ہونا شروع ہوتا ہے اُسی وقت سے اس پر اپنی ماں کی خوراک، عادات، طبیعت اور مزاج کا اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔
امام غزالی نے اپنی کتاب "کیمیائے سعادت" میں لکھا ہے کہ آدم جس مٹی سے بنائے گئے ہیں اس میں چار مخلوقات کے خمیر شامل ہیں۔ پہلا فرشتوں کا، دوسرا حیوان کا، تیسرا درندوں کا اور چوتھا شیطان کا۔ مگر اللہ نے انسان کو صفاتِ ملکوتی کے حصول کے لیے تخلیق کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام اور آخر میں ختمِ رسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نیک اور بد، حرام و حلال، مفید اور نقصان دہ، صراطِ مستقیم اور صراطِ مغضوبین کی تمام راہیں واضح طور پر بتا دی گئی ہیں۔
"دین میں کوئی تنگی نہیں ہے اور نیک و بد دونوں کو الگ کر دیا گیا ہے۔" (البقرہ) "مجھے اس نفس کی قسم جس کو میں نے پیدا کیا اور ہموار کیا، اس پر فجور و تقویٰ واضح کر دیا۔" (سورہ الشمس)
یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے انسانوں میں ان چاروں صفات کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ "یہ اپنی حرکتوں سے نیچوں میں نیچ ہو جاتا ہے۔" (سورہ التین)
انسان ابتدائی طور پر تین دائروں میں سیکھتا ہے۔ پہلا دائرہ ماں کی گود، باپ کا کاندھا اور گھر کا آنگن ہے۔ یہ انسان کا پہلا مدرسہ ہے۔ ماں باپ اور گھر کے بزرگ ہر انسان کے پہلے مدارس ہیں جن کی ہر چیز کی نقل بچہ کرتا ہے۔ چوں کہ میری پوری زندگی درس و تدریس میں گزری ہے اور میں پیشے کے لحاظ سے مدرس ہوں، اس لیے اس ابتدائی تعلیم کا ایسا تجربہ قارئین کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو 40 سال گزرنے کے

باوجود میرے حافظے میں محفوظ ہے۔
واقعہ یوں ہے کہ ایک 5 سال کی بچی اپنی کلاس میں بچوں کو گالیاں دیتی تھی۔ میڈم کے کہنے پر میں نے جب اس بچی کو بلایا تو رونے لگی، جب میں نے پیار سے پوچھا "بیٹی آپ گالی کیوں دیتی ہو؟ اس سے اللہ ناراض ہوں گے"، تو اس نے روتے ہوئے یہ بات بتائی کہ "سر! میرے ابو میری امی کو اسی طرح گالیاں دیتے ہیں۔"
دوسرا واقعہ لندن کے ایک اخبار میں شائع ہوا تھا، وہ یہ کہ لندن کے ٹیوب ریلوے میں سفر کے دوران ایک مسلمان شخص نے جو کہ لندن کے ماحول میں پلا بڑھا تھا، چار سکھوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا، وجہ یہ تھی کہ ان چاروں سکھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ گرفتار ہوا، پولیس نے جب تحقیق کی تو پتا یہ چلا کہ یہ شخص مذہبی خیالات کا حامل نہیں ہے، پھر کیوں ایسا کیا؟ تحقیق کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس کی ماں راسخ العقیدہ مسلمان ہے اور بچپن میں اس کی تربیت ایسے ہی ماحول میں ہوئی تھی۔
ان دو واقعات سے پہلی تعلیم گاہ، جس کو مابعد الطبیعیات تعلیمی بنیادیں کہتے ہیں، جہاں مستقبل کا انسان تیار ہوتا ہے، عمر کے ساتھ وہ کیسا بنے گا یہ طے ہو جاتا ہے۔
دوسری تعلیم گاہ اسکول اور مدرسہ، پھر کالج اور یونیورسٹیاں ہیں جہاں نسلِ نو کی آبیاری کرنے والے اساتذہ نہ صرف فنی تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں بلکہ اپنی عادات، فکر و خیال اور نظریہ بھی شاگردوں میں منتقل کرتے ہیں۔
ارسطو اور سقراط سے وقت کے حکمراں اسی لیے خائف تھے، دنیا کے تمام انقلابات اساتذہ کی فکری تربیت کی وجہ سے برپا ہوئے ہیں۔ انبیا اور رسولوں کی مخالفت کسی عام آدمی نے نہیں بلکہ وقت کے فرعونوں، نمرودوں اور سرداروں نے کی ہے، کیوں کہ انبیائے کرام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے معلم بنا کر بھیجے گئے تھے۔
تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بنگلہ دیش بنانے میں مشرقی پاکستان میں کالج اور یونیورسٹیوں میں ہندو اساتذہ کا بڑا کردار تھا۔ چانکیہ کی تعلیمات اور چندر گپت موریا کی سلطنت کا دوام اسی استاد کی استادی تھی جس کی کتاب ارتھ شاستر (کوتلیہ) پر اور میکاولی کی کتاب "The Price" پر آج کے ظالم اور مکار حکمران عمل کرتے ہیں۔ تیسرا دائرہ معاشرہ ہے، جس کی صحبت میں اچھی اور بری عادات انسان سیکھتا ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

(اچھے کی صحبت میں آدمی اچھا اور برے کی صحبت میں آدمی برا بنتا ہے۔)
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تم لوہار کی دکان پر بیٹھو گے تو تپش محسوس کرو گے اور اگر عطر فروش کی دکان پر بیٹھو گے تو خوشبو ملے گی۔"
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ لہٰذا معاشرے میں صحبت بھی تعلیم گاہ ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تم کسی ایسی محفل سے اٹھے ہو جو اللہ اور رسول کے ذکر سے خالی تھی تو گویا تم کسی مردار گدھے کی صحبت سے اٹھے ہو۔"
انسان کی تمام تر عقلی، فکری، نظریاتی، اخلاقی، دینی تعلیم و تربیت کے یہ تینوں دائرے ہیں جن میں ا?دمی بچپن سے جوان اور پھر بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔ باقی دیگر صفات اور عادات خمیری ہوتی ہیں۔
آدم علیہ السلام کی اولاد میں نیک و بد دونوں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں ہی ہابیل اور قابیل کے دو کرداروں سے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ تا قیامت انسانوں کے دو گروہ ہوں گے، ایک نیک دوسرا بد۔ لیکن آدم سے لے کر آج تک یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آدم کو جو علم الاشیا عطا کیا گیا وہ فی زمانہ ان کی اولاد میں منتقل ہوتا رہے گا۔ انبیا تو علم الوحی کے ذریعے انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے مگر ان کے امتی بھی روحانی اور فنی تعلیم میں اوجِ ثریا پر فائز رہے۔
جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بڑے جن سے ملکہ صبا کا تخت لانے کو کہا کہ کتنی دیر میں لا سکتے ہو؟ تو جن نے کہا کہ پلک جھپکتے میں۔ مگر دربار میں بیٹھا ایک مومن اس گفتگو کے دوران ہی تختِ صبا لا چکا تھا

کامیابی کا آفاقی آئین یقین کی دولت

محمد ابراہیم خان

(باب نمبر 5)
کسی بھی شعبے میں بھرپور کامیابی کے لیے لازم ہے کہ آپ اپنے وجود پر پورا بھروسہ رکھتے ہوں یعنی آپ کو اس بات کا پورا یقین ہو کہ آپ باصلاحیت ہیں اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی سکت بھی رکھتے ہیں۔ جو شخص اپنے وجود پر پورا یقین رکھتا ہو وہ کسی بھی شعبے میں قابلِ رشک حد تک کامیابی سے ہم کنار ہونے کی طرف تیزی سے سفر جاری رکھ سکتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ دوسروں کی صلاحیت اور سکت پر پورا بھروسہ بھی لازم ہے۔ یہ بھروسہ بدگمانی اور غلط فہمی کی فضاء ؎ میں کسی طور پروان نہیں چڑھ سکتا۔ اگر کسی سے کام لینا ہے تو لازم ہے کہ اُس کی صلاحیتوں کا علم ہی نہ ہو بلکہ انہیں تسلیم بھی کیا جائے۔ اور جب ہم کسی کی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہیں تو اُن سے کماحقہ مستفید ہونے کی ذہنی تیاری بھی کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہمارے ذہن کے راڈار پر نہ ہو یعنی ہم اُسے تسلیم ہی نہ کرتے ہوں تو ممکن ہی نہیں کہ اس کی صلاحیتوں سے ہمیں کچھ خاص فائدہ پہنچے۔
اب آیئے اس نکتے کی طرف کہ اپنی ذات پر یقین اور بھروسہ کیا ہے۔ اپنی ذات پر یقین سے عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں اور سکت کو اچھی طرح پہچانتا ہو اور اُن سے کماحقہ مستفید ہونے کو بھی ضروری سمجھتا ہو۔ اگر انسان میں کوئی صلاحیت پائی جاتی ہو اور وہ اُسے بروئے کار لانے میں زیادہ دلچسپی نہ لے تو پھر اُس میں اُس صلاحیت کا ہونا یا نہ ہونا دونوں مساوی کیفیات ہیں۔
اللہ نے ہر انسان کو کسی نہ کسی یا چند خاص صلاحیتوں کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا ہے۔ بعض افراد میں بیک وقت متعدد متنوع صلاحیتوں کا ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے ماحول کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ طرح طرح کی صلاحیتوں کے حامل انسان مختلف شعبوں میں طبع ا?زمائی کرتے ہیں اور بیشتر شعبوں میں کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔ بعض افراد میں کئی صلاحیتیں خاصی نمایاں حد تک پائی جاتی ہیں۔ مثلاً شوبز میں بعض افراد بیک وقت اداکار، ہدایت کار، گلوکار، موسیقار اور پتا نہیں کیا کیا ہوتے ہیں۔ وہ ہر شعبے میں تو لاجواب یا مثالی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتے مگر اتنا ضرور ہے کہ ان کی شخصیت مجموعی طور پر مثالی ہوتی ہے۔ لوگ ان میں پائی جانے والی صلاحیتوں کے درشن کرتے ہیں اور داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختلف شعبوں سے متعلق سوجھ بوجھ ہونے سے معاملات کو سمجھنے اور اچھی طرح انجام تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔

کائنات سے ہم آہنگ ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہم میں بھی کائنات کی طرح فراوانی ہو، وسعت ہو۔ اس کائنات میں کہیں بھی قلت کا تصور نہیں پایا جاتا۔ قلت کا تصور انسان نے اپنے ذہن میں پیدا کر کے اپنی دنیا پر مسلط کیا ہے۔ ترقی کی دوڑ تیز ہونے پر اشیاء وخدمات کا پیداواری حجم بھی

سوال صرف باصلاحیت ہونے کا نہیں بلکہ صلاحیتوں سے باخبر ہونے، اُن سے کماحقہ مستفید ہونے یعنی انہیں بروئے کار لانے کی ذہنی تیاری کا بھی ہے۔ ہر دور کی طرح اس وقت بھی دنیا باصلاحیت لوگوں سے بھری پڑی ہے مگر مسئلہ ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا ہے۔ ہمیں اپنے ماحول میں ایسے لوگ بھی بڑی تعداد میں ملیں گے جو متعدد صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں مگر انہیں ڈھنگ سے بروئے کار لانے پر توجہ نہیں دیتے، کبھی مطلوبہ حد تک سنجیدگی اور دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ مثلاً یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی کو اللہ نے بہت اچھی آواز سے نوازا ہو مگر وہ اپنی آواز کو کسی بہتر کام کے لیے استعمال کرنے میں ذرا بھی دلچسپی نہ لے۔ ایسی بہت سی مثالیں آپ کو مل جائیں گی کہ کسی کو اللہ نے اچھی خاصی صلاحیتوں سے نوازا مگر وہ اپنے آپ کو پہچان نہ سکا یا اپنی صلاحیتوں کا ادراک ہوتے ہوئے بھی لاپروائی اور تغافل کی حالت میں رہا اور اسی حالت میں اس دنیا سے چلا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اپنے بنیادی یا اندرونی حلقے میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہوں۔ دنیا بھر میں ایسے ان گنت کیسز ہیں۔ لوگ زندگی بھر اپنی صلاحیتوں سے بے خبر رہتے ہیں اور کچھ کرنے کی لگن اپنے اندر پیدا نہیں کر پاتے۔ ایک بڑی الجھن یہ بھی ہے کہ اپنی صلاحیتوں سے بے خبر افراد کو اگر بتایئے کہ اُن میں تو صلاحیتوں کا خزانہ بھرا ہوا ہے تو وہ زیادہ متوجہ نہیں ہوتے۔ یہی سبب ہے کہ وہ زیادہ کامیاب بھی نہیں ہو پاتے۔ یہ عرفانِ ذات کا معاملہ ہے۔ جب تک ہم اپنی ذات سے اچھی طرح واقف نہ ہوں تب تک بہتر انداز سے زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔

عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ دنیا کا ہر انسان اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے یعنی وہ اپنی صلاحیت یا صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کم ہی لوگ اپنی صلاحیتوں سے کماحقہ واقف ہوتے ہیں۔ معاشرے کا بغور جائزہ لیجیے تو اندازہ ہوگا کہ جو لوگ بہت کچھ کر رہے ہوتے ہیں اور بہت باعمل دکھائی دیتے ہیں وہ بھی اپنی تمام یا بیشتر صلاحیتوں سے کماحقہ واقف نہیں ہوتے۔ اب اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جو کچھ کر ہی نہیں رہے وہ اپنے معاملات میں عدمِ واقفیت کے کس درجے میں ہوں گے!
اگر دل میں کچھ کر گزرنے کی تمنا ہے تو پہلا مرحلہ اپنے آپ کو جاننے اور پہچاننے کا ہے یعنی انسان کچھ بھی کرنے کے لیے اپنے آپ کو ذہنی و جسمانی طور پر اسی وقت تیار کر سکتا ہے جب اسے کسی بھی حوالے سے اپنی صلاحیت اور سکت کا خوب علم ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ انسان کو اپنی صلاحیتوں کا علم ہو تو کیسے ہو؟ اس کے لیے اپنے وجود میں دلچسپی لینا لازم ہے۔ جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی ذات میں ایک خاص حد تک گم رہتے ہیں تا کہ اپنی تمام صلاحیتوں اور سکت سے بخوبی واقف ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ متعلقہ شعبوں کے افراد سے بھی رابطے میں رہتے ہیں تا کہ وقتاً فوقتاً ان سے مشورہ کر کے اپنے لیے بہتر راہ کا انتخاب کر سکیں۔ باعمل ہونے کے حوالے سے لگن اور یقین پیدا کرنے کی بہترین صورت یہی ہے۔
کسی بھی شخص کے لیے اپنے وجود سے واقفیت حاصل کرنا لازم ہے تا کہ اُسے اچھی طرح اندازہ ہو سکے کہ وہ کیا کیا کر سکتا ہے، کس کس طرح اپنے ماحول کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے میں نمایاں اور قابلِ ستائش کردار ادا کر سکتا ہے۔ مختلف شعبوں کے کامیاب ترین افراد کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے سے ہمیں بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اپنے آپ کو پہچاننا، اپنی صلاحیتوں سے واقف ہونا اور پھر ایک بڑی زندگی کے لیے خود کو تیار کرنا کیا ہوتا ہے۔ بڑی شخصیات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ پڑھنے سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عمومی زندگی کی سطح سے بلند ہو کر خود کو بڑی زندگی کے لیے تیار کرنے کے مراحل کیا ہوتے ہیں۔ عمومی سطح سے بلند ہونا دنیا کے ہر انسان کے لیے ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ اپنی کارکردگی کا گراف اور معیار بلند کر کے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے تیاری بھی بڑے پیمانے پر کرنی پڑتی ہے۔ اس دنیا میں جس جس نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے اُس نے تیاری بھی غیر معمولی کی ہے۔ اور غیر معمولی تیاری اسی وقت ممکن ہو پاتی ہے جب انسان کو اپنی صلاحیتوں کا علم ہو یعنی وہ اچھی طرح جانتا ہو کہ وہ کس حد تک جا سکتا ہے، کیا کیا کر سکتا ہے۔
جو لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں، کسی شعبے میں فقید المثال یا قابلِ ذکر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے لازم ہے کہ اپنی تمام صلاحیتوں اور سکت سے بخوبی واقف ہونے کے لیے زندگی کے دھارے کا رخ تبدیل کریں۔ عمومی انداز کی زندگی بسر کرنے کی صورت میں انسان عمومی انداز ہی کی کامیابی حاصل کر پاتا ہے یعنی ایسی صورت میں کوئی بھی آپ کے وجود کا نوٹس لینے، آپ کو کسی قابل سمجھنے کے لیے زیادہ تیار نہ ہوگا۔ جب ہم بڑوں کے بارے میں زیادہ پڑھتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ اُن پر اپنی تمام صلاحیتیں کس طور منکشف ہوئی تھیں اور کس طرح انہوں نے اپنے آپ کو ایک بڑی زندگی کے لیے تیار کیا تھا۔ بڑوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے سے ہم یہ جان پاتے ہیں کہ کسی بھی انسان کے لیے حقیقی زندگی اس وقت شروع ہوتی ہے جب وہ اپنے وجود کو سمجھنے میں کامیاب رہتا ہے۔ اس ایک کامیابی کے دامن میں بہت سی کامیابیاں چھپی ہوتی ہیں۔
اپنے بارے میں بہت کچھ جان لینے کی صورت میں انسان کا اپنے وجود پر اعتماد بڑھتا ہے۔ جب کسی کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کئی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں تو وہ کسی بھی شعبے میں آگے بڑھنے کے لیے مطلوب اعتماد کا بھی حامل ہوتا چلا جاتا ہے۔ باصلاحیت ہونے کا احساس اعتماد کا گراف اور معیار بلند کرتا ہے۔ صلاحیتوں کو پروان چڑھانا یعنی انہیں مہارتوں میں تبدیل کرنا اعتماد کا گراف بلند کرنے کا وسیلہ بنتا ہے۔
اپنی ذات پر یقین اُسی وقت پروان چڑھتا ہے جب انسان خود کو کائنات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جس کائنات کا حصہ ہیں اُس کے چند بنیادی اصول ہیں اور تمام معاملات اِن بنیادی اصولوں کے گرد ہی گھوم رہے ہیں۔ پوری کائنات ہماری خدمت کے لیے حاضر اور دستیاب ہے۔ ہم قدرت کی بخشی ہوئی کسی بھی نعمت سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ بہتر امکانات کی تلاش میں ہم کائنات کو سمجھنے کی بھرپور کوشش کے ذریعے اپنی ہر مشکل آسان کر سکتے ہیں۔ یہ کائنات ہمیں بہت کچھ دینا چاہتی ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہم کچھ لینا چاہتے بھی ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارا جواب اثبات میں ہے تو پہلے ہمیں اپنے وجود پر غیر متزلزل یقین سے ہم کنار ہونا پڑے گا۔ ہم اس کائنات سے اُسی وقت کماحقہ مستفید ہو سکتے ہیں جب ہمیں اپنے وجود پر پورا یقین ہو۔ اس کے لیے لازم ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں اور بڑی کامیابی کے لیے کی جانے والی تیاری کی راہ پر گامزن ہوں۔ خود کو بڑی کامیابی کے لیے تیار کرنے کے بعد ہمیں اس کائنات پر نظر ڈالنا ہوگی تا کہ اندازہ ہو سکے کہ کیا کیا ہے جو ہمارے لیے زیادہ کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم کائنات سے بے خبر اور بے نیاز رہتے ہوئے بھرپور زندگی بسر کر سکتے ہیں نہ فقید المثال کامیابی ہی یقینی بنا پاتے ہیں۔
کائنات سے ہم آہنگ ہونے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہم میں بھی کائنات کی طرح فراوانی ہو، وسعت ہو۔ اس کائنات میں کہیں بھی قلت کا تصور نہیں پایا جاتا۔ قلت کا تصور انسان نے اپنے ذہن میں پیدا کر کے اپنی دنیا پر مسلط کیا ہے۔ ترقی کی دوڑ تیز ہونے پر اشیاء ؎ وخدمات کا پیداواری حجم بھی بڑھا ہے۔

وطن سرینگر

خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویشناک

وادی کشمیر میں خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویش ناک رُخ اختیار کرتا جارہا ہے اور صورتحال انتہائی سنگین بنی ہوئی ہے جبکہ آئے روز اس طرح کی خبریں موصول منظر عام آتی رہتی ہے۔گزشتہ دو برسوں کے دوران وادی کشمیر میں خودکشی کے واقعات میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ بادی میں **5** فیصد لوگ خودکشی کرنے کوشش کرتے ہیں جبکہ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا تھا کہ وادی کشمیر میں ہر روز ایک شخص خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ماہرین نفسیات کا ماننا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے نامساعد حالات کے دوران وادی کشمیر میں خودکشیوں کا رجحان کافی بڑھ چکا ہے اور اس حوالے سے صحیح اعداد وشمار سماجی ڈر کی وجہ سے منظر عام پر نہیں پارہے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ وادی کشمیر میں خودکشی کی بنیادی وجہ گھریلو فسادات، زندگی میں ناکامی اور رشتوں میں کڑواہٹ یا کھٹاس ہے۔دوسری ریاستوں کی طرح جموں کشمیر میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھتا ہی جارہا ہے اور معصوم افراد اپنی قیمتی جانوں کو ضائع کررہے ہیں، جو ذی حس طبقہ کیلئے ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔وادی میں جہاں نامسائد حالات کے دوران تشدد میز واقعات نے شہریوں کی جان لی وہی خودکشی کے واقعات میں بھی ہوش ربا اضافہ ہوا۔ وادی کے شمال وجنوب میں گزشتہ برس سینکڑوں ایسے واقعات منظر عام پر جب لوگوں نے از خود موت کو گلے لگانے کی کوشش کی جن میں زیادہ تر تعداد خواتین کی تھی۔ادھر ماہرین نفسایات کا ماننا ہے کہ ناقص معاشی حالات اور پر تناؤ زندگی خوکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اصل محرکات ہیں۔اس سلسلے میں معروف ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے خودکشی کے واقعات کی اصل ذمہ دار وہ حالات ہیں جن سے ایک انسان مقابلہ کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر چہ جان سب کو عزیز ہوتی ہیں اور کوئی بھی شخص اس کو ختم نہیں کرنا چاہتا ہیں تاہم کچھ اوقات میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کو لگتا ہیں کہ وہ ان حالات کے سامنے بے بس ہیں۔ ذہنی تناؤ اور پر اشوب ماحول خودکشی کی ایک اور وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مقابلوں کے پیچھے اندھی ڈوڑ اور سماج سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہیں۔ ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ خواتین میں سب سے زیادہ خودکشی کے رجحانات اس لئے سامنے تے ہیں کیونکہ صنف نازک زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور ماحول وحالات کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے کمزور ہوتی ہیں۔ادھر سیول سوسائٹی کا نظریہ ہے کہ اخلاقی گراوٹ اور دیکھا دیکھی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بے راہ راوی اور بچوں پر والدین کے کنٹرول میں کمی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ **30** برسوں سے ریاست خاص طور پر وادی میں جو مادہ پرستی کا رجحان بڑا ہیں وہ بھی ایک بڑی وجہ ہیں کہ لوگ موت کو گلے لگارہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دور جدید کی چکا چوند زندگی کی وجہ سے دیکھا دیکھی شروع ہوئی ہیں جبکہ مغربیت کے رجحان کی وجہ سے سماج کا مزاج بھی مندوئل ہوا ہے اور خودکشی کے واقعات جو سامنے رہے ہیں اس کے اصل محرکات بھی ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ سماجی نا انصافی، سیاسی کورپشن، بدعنوانی اور مقابلوں کی دوڑ کی وجہ سے لوگ ذہنی تناو کے شکار ہورہے ہیں اور اسکا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ایک ائمہ کا کہنا ہے کہ بے شمار زر کثیر بھی وادی میں گیا جس کی وجہ سے دولت کے انبار کھڑے ہوئے اور بے راہ راوی اور دیکھا دیکھی نے جنم لیا جبکہ مغربیت کی ہوا کھڑی ہوئی ہیں اور وہ جدیدت کے شکار ہورہی ہیں۔سماج میں اگر چہ اب جبکہ خودکشیاں ناسور کی شکل اختیار کرچکی ہے تو اس دو میں والدین پر فرضی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دیں جبکہ کاص طور پر علمائے کرام اور مذہبی لیڈران بھی بری الاذمہ نہیں ہے کیونکہ اس ناسور کو ختم کرنے کیلئے وہ اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔علمائے دین کا ماننا ہے کہ دین سے دوری اور اخلاقی اقدار میں تنزل کی وجہ سے خودکشیوں کے گراف میں اضافہ ہو اہے۔ان کا کہنا ہے کہ اہل خانہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں اور دیگر اہل وعیال کو مایسی کا شکار نہ ہونے دے۔

انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے

عظیم امریکی دانشور نوم چومسکی ایک دلچسپ مکالمے میں کہتے ہیں: ''ہر وہ شخص جو کورونا کی وبا سے پہلے والی فطری صورت حال واپس آنے کا خواب دیکھتا ہے، وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہ صورت حال کسی بھی طرح فطری نہیں تھی''۔اس وبائی بیماری نے اس ''فطری'' صورت حال کا پول کھول کر رکھ دیا ہے، جس کے بارے میں کچھ لوگ خواب دیکھ رہے ہیں کہ جیسے ہی کامیاب ویکسین اپنے جسم میں داخل کرلیں گے، ہم زندگی کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وبائی بیماری کے خاتمے کے ساتھ ہی ہم یکا یک ایسی دنیا میں چلے جائیں گے جس کا کورونا سے پہلے والی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ یہ یقینی ہے کہ بحران کی خطرناکی ہم سب کو ان تمام اصولوں پر از سر نو بالکل جڑ سے جائزہ لینے پر مجبور کرے گی جن پر موجودہ دنیا کو بنایا گیا ہے، اور یہ چیز دیر یا سویر، ہمارے طرز زندگی اور طرز فکر میں بنیادی تبدیلی ضرور لائے گی، اس کی ابتدا ہو چکی ہے اگرچہ بہتوں کو اس کا ادراک نہیں ہو پارہا ہے۔یہ وبائی بیماری اس زلزلے کی مانند ہے، جو انجینئروں کو مجبور کردیتا ہے کہ وہ قدیم منہدم عمارتوں کے نقائص کو سمجھنے کے بعد ایسی عمارتیں تخلیق کریں جو مستقبل میں زلزلوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔ بالکل اسی طرح اب ہم بحیثیت افراد، اقوام اور ملکوں کے دوبارہ سوچنے پر مجبور ہوں گے، تاکہ ہم نے جو فکری اور مادی نظام اور پالیسیاں تعمیر کررکھی ہیں ان کے تمام کمزور پہلوؤں کی نشان دہی ہو، اور اس ہولناک تجربے نے ہمیں جو سکھایا ہے اسے بہتر تعمیر میں کام لائیں۔

کورونا کے زلزلے نے جس سسٹم کو سب سے زیادہ ہلا کر رکھ دیا ہے، وہ نظام صحت ہے۔اس وبائی بیماری کا مقابلہ کرنے میں غریب ممالک کے نظام صحت کا ناکام ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، لیکن امریکا، برطانیہ اور اٹلی جیسے بڑے مغربی ممالک کی ایسی سانحاتی تصویر سامنے آنا جس میں یہ ممالک چینی فوجی طیاروں سے طبی امداد منتقل کرتے نظر آتے ہیں۔تو اس کا مطلب ہے کہ ان تمام ملکوں کو اپنے صحت کے سسٹم کو نئے سرے سے قائم کرنے کیلئے پہلے سے بھی زیادہ سخت جائزوں کی ضرورت ہے۔درحقیقت مجھے امریکی نظام صحت کے زمیں بوس ہوجانے پر تعجب نہیں ہوا، جس کی اصلاح کی بارا ک اوباما نے کوشش کی تھی، لیکن پھر ٹرمپ نے آکر اس آدمی کی تمام اصلاحات پر پانی پھیر دیا۔مجھے برطانوی نظام کے گھٹنے ٹیکنے پر بھی حیرت نہیں ہوئی جو آج اخلاقی اصولوں سے عاری لبرل ازم کی قیمت نہ صرف خود بلکہ یہاں کے بے گناہ مریضوں سے بھی ادا کروا رہا ہے۔

یاد پڑتا ہے کہ **80** کی دہائی کے آغاز میں تیونس کے شہر سوسہ میں فیکلٹی آف میڈیسن میں طب وقائی کے پروفیسر کا لیکچر سننے کا موقع ملا جنہوں نیپانچویں سال کے طلبا کے سامنے دنیا میں رائج صحت کے نظاموں اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کرنا تھا، جس میں نمونے کی حیثیت سے سوویت یونین بطور کمیونسٹ ملک، امریکا بطور سرمایہ دار ملک تھے، سویڈن اور برطانیہ بطور ان ممالک کے تھے جنہوں نے سوشلزم اور کیپٹلزم کے بہتر افکار کو اخذ کیا۔صحت عامہ پر خرچ اور نتائج کے حوالے سے صحت کا بدترین نظام امریکی نظام کو قرار دیا کہ اس کی لاگت بہت زیادہ ہے اور بیماری سے لڑنے اور شرح اموات میں کمی لانے کے لحاظ سے اس کا حاصل بہت کم، خواہ اس کا تعلق نوزائیدہ بچوں سے ہو یا بوڑھوں سے۔یہ سب اس لیے کہ امریکا کا نظام صحت مریضوں کے مفاد کی خاطر نہیں بنایا گیا بلکہ ایک انتہاپسند لبرل ازم کے مفاد کی خاطر بنایا گیا ہے جس کے نزدیک صحت خرید وفروخت کے ہر سامان کی طرح ایک سامان ہے اور اسپتالوں یا انشورنس کمپنیوں کی کسی بھی چیز سے زیادہ فکر صرف نفع کا حصول ہے۔

دستیاب سائنسی اعداد وشمار کی بنیاد پر یہ بتایا کہ صحت کا سب سے بہترین نظام برطانوی نظام ہے کیوں کہ وہ انصاف، منصوبہ بندی اور مریضوں کی آزادی پر مشتمل ہے اور اس لیے بھی کہ ریاستی ٹیکس کے ذریعے اس کی مالی اعانت ہوتی ہے۔یہ مارگریٹ تھیچر کے اقتدار میں آنے سے پہلے کی بات ہے، جب **80** کی دہائی کے آخر میں اس نے آکر برطانوی صحت کے نظام کی چیر پھاڑ نہیں کی تھی۔اس کے یہاں ''کی ورڈ'' نج کاری تھا، اواس کا ماننا تھا کہ اسپتال ایک اقتصادی ادارہ ہے جو مریضوں پر اس نفع میں سے ہی خرچ کرے گا جو اسے خود مریضوں سے حاصل ہوگا۔

یہ تو طے ہے کہ لبرل ازم جواب تک دنیا کے سرکردہ معاشی ماہرین جیسے تھامس پکیٹی کی بمباری کے نیچے رہا، اس بحران سے اور زیادہ لاغر ہوکر نکلے گا، صرف اس نظام صحت کی کارکردگی کی وجہ سے نہیں جس کا وہ ذمہ دار ہے، بلکہ اس عالمی اقتصادی مشین کے اتنی جلدی بیٹھ جانے کی وجہ سے، جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا، خاص طور سے **80** کی دہائی کے آخر میں صدر ریگن اور برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر کے درمیان معاہدوں کے بعد۔جیسے ہی وبائی بیماری ہم پر حملہ آور ہوئی، پیداوار دھڑام سے نیچے آگری، کیونکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم فیکٹریوں کے درمیان مواصلاتی نظام ٹھپ پڑ گیا، جنہیں سستے مزدوروں کے پیش نظر یہاں وہاں بانٹ دیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں اچانک بے روزگاری کی سونامی نے ہلہ بول دیا اور اس کے بعد زیادہ کمزور ملکوں میں بھوک وافلاس کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔یہ سخت حالات لبرلزم کے پرستاروں کا انتظار کررہے ہیں۔

اقوام اور اشرافیہ نے فطرت کو تباہ وبرباد کرتے ہوئے اپنے عیبوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر کرلیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ مان لیا تھا کہ بہت سے مواقع کی طرح یہ بھی دولت بڑھانے کا میدان ہے لیکن وہ اپنی ذمہ داری سے معاف نہیں کیے جائیں گے، موجودہ اقتصادی بحران میں اور کورونا کے خاتمے کے بعد اس بحران کے نتیجے میں جو اور بحران آئیں گے، ان پر عالمی کمپنیوں کے دباؤ کے باوجود اقوام عالم اور بہت سے ممالک خاموش نہیں رہیں گے۔اس وبائی بیماری نے اس تصور کی مضحکہ خیزی اس طرح نمایاں کردی ہے کہ اس پر کسی کارٹون کا گمان ہوتا ہے۔یہ وائرس ہمیں یہ دل پذیر سبق دیتا ہے کہ انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے۔بھلا آج آزاد قومی فیصلے جیسے تصور کا کیا مطلب رہ جاتا ہے، جب کہ تم ایسی دنیا میں رہ رہے ہو جو باہم مربوط اور گتھم گتھا ہے۔جس میں ہر وطن ایک مشترک نسیج کے خلیے کی طرح ہے، اس کی زندگی سے ہر خلیے کی زندگی ہے، اس کی بیماری اسے بیمار کرتی ہے اور اس کی موت اس کی موت بن جاتی ہے۔

آج ایسی دنیاوی سرحدوں کا کیا مطلب رہ گیا جس میں چمگادڑوں کا گوشت کھانے کی چینیوں کی حرص کے نتیجے میں ہزاروں اطالوی، ہسپانوی اور فرانسیسی موت کا شکار ہوتے ہیں، لبنانی بھوک کی خاطر مظاہرہ کرتے ہیں، تیونس میں سوجی اور آٹے سے لدے ہوئے ٹرکوں پر ڈاکہ زنی کے واقعات بڑھ جاتے ہیں، برطانوی وزیراعظم آئی سی یو میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اور دنیا کی نمبر ون فوجی قوت کا سربراہ تمام لوگوں کیلئے مذاق بن جاتا ہے جب وہ اس بیماری کے علاج کیلئے عبقری تجاویز پیش کرتا ہے۔

جمہوریت کے بارے میں کیا کہیں؟ وبائی مرض سے پہلے ہی یہ تکلیف کی حالت سے دوچار تھی، اوپر پاپولزم کی ہتھوڑی اور نیچے کرپشن کا سندان۔اس صورت حال نے صحافت، پارٹیاں اور انتخابات جیسے اس کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کرکے رکھ دیا۔اب اس وبائی بیماری کے بعد وہ اتنی لاغر ہوچکی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔نئے اور پرانے ڈکٹیٹر موقع سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہیں، اور مغربی جمہوریت کی ناقص کارکردگی کا چینی نظام کی کارکردگی کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اسے مستقبل کے بہترین سیاسی نظام کے طور پر پیش کررہے ہیں۔

اس وقت انہیں یہ یاد دلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جنوبی کوریا نے وبا سے مقابلہ میں سب سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ان کی نگاہیں چین اور اس کے نظام پر ٹکی رہیں گی، جس میں شاید عرب اپنے سب سے قدیم، سب سے گہرے اور سب سے خطرناک واہمی یعنی'' آمرانہ عادلانہ نظام'' کی کامیابی دیکھ رہے ہیں۔اب انسانی حقوق کو لیں۔اس وقت انفرادی اور اجتماعی آزادیوں کو بڑھتے ہوئے خطرے سے پیدا ہونے والا بڑا اشکال یہاں پایا جاتا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی نے نگرانی اور تعاقب کی سہولتیں بہت بڑھادی ہیں اور اس وبائی مرض نے اب تک کے سب سے بڑے پیانے پر اس کا تجربہ کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔اس وبا نے ہمارے سامنے حقوق کے علم برداروں کی حیثیت سے ایسے چیلنج کھڑے کردیے ہیں جو اس سے پہلے کبھی درپیش نہیں آئے تھے۔

آج ہم جانتے ہیں کہ کورونا وائرس سے ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر کہنہ بیماریوں میں مبتلا عمر رسیدہ افراد ہیں۔کیا ہم نسبتاً اس چھوٹے طبقے کی زندگیوں کی چند سال مزید حفاظت کی خاطر جو اپنی طبعی عمر پوری کرنے والے ہی ہیں، معاشی پہیے کو روک کر اور لاک ڈاؤن کی قید عائد کرکے کروڑہا کروڑ لوگوں کے کھانے پینے اور کام کرنے کے حق کو داؤ پر لگادیں؟ یہ سوال حقوق کو درپیش ایک بڑے چیلنج کی ترجمانی کرتا ہے۔

حقوق انسانی کے علم بردار کی حیثیت سے ہمارا ردعمل ان بڑے مال داروں کے سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے جن کے بیچ بحر اوقیانوس یا بحر الکاہل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے خریدنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ جہاں وہ اپنے خاندان اور محافظوں کے ساتھ محفوظ رہیں، جب تک کہ اس وبا کا خاتمہ نہ ہوجائے۔انہیں اس بات کی پروا بالکل نہیں ہے کہ انسانوں کا بڑا حصہ یا تمام انسان موت کا نوالہ بن جائیں گے۔کیا ملکیت کا حق جیسا کہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے سترہویں باب میں درج ہے، غیر مشروط اور لامحدود ہے؟ کسی بھی حوالے سے اس کو چھیڑا نہیں جاسکتا ہے؟ کیا اس کی حیثیت بھی اس اعلامیہ کے پانچویں باب جیسی ہے جس میں جسمانی تشدد اور بے حرمتی کی سخت ممانعت ہے؟ یا یہ اضافی حق ہے، جس کی متعین حدیں ہیں؟

کیا ریاست کا یہ فرض نہیں ہے کہ ایسے حالات میں حد سے زیادہ دولت پر قابض اشخاص کے اس حق کو معطل کردیا جائے، اس دولت کی حد تک جو انہوں نے ذخیرہ کررکھی ہے اور ان کی ضروریات سے بہت زائد ہے۔تاکہ اس کے ذریعہ کروڑوں بھوکے افراد کو بھکمری سے بچایا جائے۔اس لیے کہ ان کا تعلق بھی انسانی قبیلے سے ہے اور انہیں اس صورت میں بھی جینے کا حق ہے اگر وبا کی مدت دراز ہو؟ وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ خود اس عالمی اعلامیہ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، صرف اس باب کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے ابواب کی سطح پر بھی، تنقیح اور اضافے کے پہلو سے از سر نو جائزے کی ضرورت ہے۔معاملہ یہ نہیں ہے کہ ہم ان تمام نظریات کا انکار کردیں جن کی ہم اب تک پرستش کرتے رہے، یا ہم ان سرابوں کے پیچھے اب تک دوڑتے رہنے پر جن کی ہماری اقوام نے بھاری قیمت ادا کی ہے سینہ کوبی کریں۔

صحیح بات یہ ہے کہ ہم ہمیشہ عصر حاضر کے حقائق، اس کے تصورات، اس کی زبان اور اس کی صورتوں کو بنیاد بناکر غور وفکر کرتے ہیں اور معاشرے کی ترقی اور مشکلات کے ہر مرحلے میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ حل پانے کی کوشش کی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکاررفتہ ثابت کردیا ہے، اوران کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکاررفتہ ثابت کردیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔

بس آج ہمیں یہی کرنے کی ضرورت ہے۔اس وبائی مرض نے ان تمام پرانی دراڑوں کو عیاں کردیا ہے جو ہمارے معاشروں میں جہاں تہاں مقدس ترین فکری مقدسات میں پائی جاتی تھیں۔وہ وطنیت ہو، (یا قومیت ہو جو وطنیت کی وسیع تر شکل ہے) ترقی پسندی ہو، جمہوریت ہو، لبرلزم ہو، انسانی حقوق ہوں یا سیاسی اسلام ہو۔اس طرح کا جائزہ مہنگا اور کرب انگیز ہوگا، کیونکہ اس کی مزاحمت ان معبدوں کے پہرے داروں کی طرف سے ضرور ہوگی، جن کے عین قلب میں کورونا کی مار پڑی ہے۔

میں نے اپنے عہد جوانی میں ایک تنقیدی آرٹیکل لکھا تھا۔لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا لہجہ بہت سخت ہے، اس کا عنوان تھا ''روح کی دہائی''۔اس میں ایسے لوگوں کی ذہنیت کا بیان ہے، جن کے بارے میں گلیلیو نے کہا ہے ''یہ لوگ ارسطو کی کتاب میں پڑھی ہوئی غلطیوں کو جھٹلانا گوارا نہیں کرتے، چاہے ان حقائق کو جھٹلانا پڑ جائے جنہیں وہ اپنی سر کی آنکھوں سے آسمان میں دیکھتے ہیں''۔ بعد ازیں میں نے عقیدے رکھنے والوں کے موقف کو اپنے تجربات سے سمجھا، یا سمجھنے کی کوشش کررہا ہوں کیونکہ وہ درحقیقت ایک ناگزیر فرض انجام دیتے ہیں۔

دراصل معاشروں کو سب سے زیادہ خوف خلفشار سے ہوتا ہے۔اس کی سب سے اہم طلب استحکام واستقرار ہوتی ہے اور اسی لیے اسے روایت پسندوں کے بریک کی ضرورت رہتی ہے لیکن جو چیز معاشرے کو سب سے زیادہ کمزور کرتی ہے وہ جمود ہے، اور معاشرے کی اہم طلب ارتقا ہے۔ لہٰذا اسے ہمیشہ اصلاح پسندوں اور انقلابیوں کی ضرورت رہتی ہے۔انجام کار نہ تو روایت پسندوں کو اصلاح پسندوں اور انقلابیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے، اور نہ ہی اصلاح پسند حضرات روایت پسندوں سے چھٹکارا پاسکتے ہیں، جب کہ اجتماعی ذہن کو دونوں کی ضرورت ہے تاکہ ٹھہراؤ اور حرکت کے درمیان توازن برقرار رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بحث کرنے میں وقت اور صلاحیت کو ضائع نہ کیا جائے جو شعوری یا غیر شعوری طور پر پرانے افکار اور رواجوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔زمانہ خود ان کیلئے کافی ہے کیوں کہ ان میں بہترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بالآخر درمیانی حل تلاش کریں گے، اور ان میں بدترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ ایسی عمارت کے اندر پڑے سڑتے رہیں گے جس کی دیواریں دن بدن کھوکھلی ہوتی جائیں گی، یہاں تک کہ انہی کی ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گر پڑیں گی۔

اس کی مثال کیلئے ہم پچاس کی دہائی کی قوم پرستی کو لیتے ہیں۔یہ عربی قوم پرستی کی ایسے تصور کی حفاظت کرتی رہی جس کا زمانہ بیت گیا۔اس کے باوجود آج تک وہ ایسے آمروں کا دفاع کررہی ہے جو اس مصیبت زدہ امت کے ساتھ بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے رہے۔ایسے جرائم جن کے ارتکاب کی جرآت نہ استعمار کرسکتا ہے اور نہ ہی صہیونیت۔اب بس یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس نازک ترین صورتحال میں اجتماعی عقل کا حرکیاتی حصہ اپنی ذمہ داری انجام دے۔ضروری ہے کہ ہم اپنے لیے سرعت کیساتھ قدروں پر مبنی ایسے فکری نظام کی تشکیل کرلیں جسے قطب نما کی حیثیت حاصل ہو۔ساتھ ہی ایسے فعال سیاسی وسائل پیدا کریں، جو افکار اور قدروں کو ایکشن میں تبدیل کردیں اور اس طرح افراد، اقوام اور انسانی نسل کو بچانے کا کام کریں۔ابھی تک نہ تو ایسا کوئی نظام پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے نقوش کی ابتدائی صورت ہی نظر آتی ہے۔آج کون کہہ سکتا ہے کہ لبرل ازم، قومیت، جمہوریت، سیاسی اسلام، ترقی پسندی اور انسانی حقوق کے مابعد کیلئے اس کے پاس کوئی واضح تصور ہے؟ بس ایک ثابت شدہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں باکس کے باہر سوچنا ہوگا۔اپنی جہالت کے ساتھ، مسائل کی خوفناک پیچیدگی کے ساتھ اور اجتماعی عقل کے روایت پسند حصے کے ساتھ سخت کشمکش کرتے ہوئے۔راستہ ایک ہی ہے اور وہ ہے ''فکری نفیر'' کا اعلان، اور اس تصور کو نکھارنے کیلئے اپنی تمام توانائیوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔

دیکھیں سائنسی محققین نے اس بحران کا کیسے سامنا کیا ہے۔چینیوں نے وائرس کے جینیاتی ترکیب سے متعلق اپنی دریافتوں کو چھپا کر نہیں رکھا بلکہ اسے دنیا بھر کے اہل تحقیق کے سامنے رکھنے میں جلدی کی اور یہی ان کے دوسرے ملکوں کے ساتھیوں نے کیا۔اسی طرح آج ایک اور تجربہ اسی وقت جاری ہے، یہ ایک امریکی یونیورسٹی کی پہل ہے، جو دنیا کے زیادہ سے زیادہ کمپیوٹروں کو ایک نیٹ ورک میں جمع کرنے کی کوشش کررہی ہے، تاکہ اسے ایسی زبردست کمپیوٹیشنل پاور حاصل ہوجائے، جو اس پروٹین تک جلد از جلد رسائی کی کوششوں میں مددگار ہو جو وائرس کو خلیوں کی سطح پر اترنے اور پھر داخل ہونے سے روک سکے۔اس میں شامل ہونے کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ خود بھی محقق ہوں یا پروٹین کے ماہر ہوں، آپ کو صرف اپنے فارغ وقت میں اپنا کمپیوٹر ادھار دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے امکانات کو باقی کمپیوٹروں کے امکانات میں شامل کیا جاسکے۔ جہاں تک سائنسی عمل کی بات ہے تو وہ سائنسی ماہرین کے کرنے کا کام ہے۔یہ دو مثالیں ہیں جو نئے راستے کا پتا دیتی ہیں۔

ہمیں اپنے تجربات اور آگاہیوں کو ایک ساتھ ایک ہی ٹوکری میں ڈالنے کی ضرورت ہے، اپنی عقلوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔اس نئے فکری نظام کی تشکیل کی یہ دو بنیادی شرطیں ہیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے، جس سے شاید ہم اپنی حفاظت کرسکیں۔یا شاید ہم زبردست اجتماعی عالمی عقل میں، جسے ہم اپنی نگاہوں کے سامنے تشکیل پذیر ہوتے دیکھتے ہیں، اور اس میں ہماری کچھ حصہ داری نہیں ہوتی ہے اور یہ ابن خلدون کے زمانے سے ہے، پھر سے نئے افکار داخل کرنے لگیں۔

باقیات

10-1

کے باعث گاڑی سڑک سے پھسل گئی جس کے نتیجے میں اس میں سوار چار افراد میں سے دو موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گئے تھے جبکہ دو لاپتہ ہوئے تھے جس کے بعد منگل کو ضلع پونچھ کی پولیس نے بڑے پیمانے پر تلاشی اور بچاؤ آپریشن شروع کیا۔ آپریشن کے دوران گمشدہ گاڑی مغل روڈ کے ساتھ ایک نالے سے ٹریس کر لی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ریسکیو ٹیموں نے فوری طور پر جائے وقوعہ سے دو لاشیں نکال لیں جبکہ باقی لاپتہ افراد کی تلاش کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ حکام نے بتایا کہ بچاؤ آپریشن بدھ کو بقیہ دو لاشیں نکالنے کے بعد ختم ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جاں بحق ہونے والوں کی شناخت عبدالمجید، محمد بشیر ولد اکبر حسین، اکبر حسین اور ڈرائیور شوکت حسین کے نام سے ہوئی ہے۔ ادھر پولیس نے پہلے ہی واقعہ کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

102

\ امرت سرووَر کی ڈیولپمنٹ کے ساتھ ساتھ ڈرینج چینل، 3 اوپن جیمز کی تنصیب اور سولر سٹریٹ لائٹس کی تنصیب شامل ہیں۔ سرحدی دیہات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ ان علاقوں کو اب ملک کا 'آخری گاؤں' نہیں سمجھا جاتا بلکہ اب ہندوستان کے 'پہلے گاؤں' کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے دورے کے دوران کہا کہ ہمارے سرحدی گاؤں اب ہندوستان کے آخری گاؤں نہیں رہے؛ وہ ہمارے پہلے گاؤں ہیں اور ہم ان کی مکمل ترقی کیلئے پرعزم ہیں۔ انہوں نے سرحدی علاقوں کی جامع ترقی کے لیے انتظامیہ کے عزم کا اعادہ کیا جس میں انفراسٹرکچر، سڑک روابط، عوامی سہولیات اور روزی روٹی پیدا کرنے پر توجہ دی جائے گی تاکہ سرحدوں کے ساتھ رہنے والوں کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سرحدی گاؤں ہمت اور لچک کی بھرپور روایت کے وارث ہیں۔ عزت مآب وزیراعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں، وہ اب ہندوستان کے ''آخری گاؤں'' نہیں رہے ہیں۔ وہ ہمارے پہلے گاؤں ہیں۔ اپنے خطاب میں، لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ انتظامیہ سرحدی بستیوں کو نظر انداز کر کے قومی ترقی کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریگل جیسے سرحدی دیہات ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہماری شاندار تاریخ ان سرحدی دیہاتوں کے کٹھن راستوں میں بنائی گئی تھی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ہم ہر سرحدی گاؤں کے خاندان کے وقار کی حفاظت کے لیے پرعزم ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ جن لوگوں کو سب سے زیادہ نظر انداز کیا گیا ہے، انہیں اب جموں کشمیر کی ترقی کے نئے دور میں سب سے زیادہ ترجیح دی جائے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ حکومت ہند وائبرنٹ ویلیج پروگرام کے تحت ایک جامع حکمت عملی پر عمل پیرا ہے، جس کا مقصد روزی روٹی پیدا کرنے، انفراسٹرکچر اور کنیکٹیویٹی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سرحدی آبادیوں کو قومی دھارے میں شامل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد 4 موضوعاتی علاقوں میں تمام دیہاتوں کو سیر کرنا ہے۔ تمام موسمی سڑک کنیکٹیویٹی، ٹیلی کام روابط، ٹیلی ویژن کنیکٹیویٹی اور موجودہ اسکیم کے اصولوں کے تحت کنورجنسی کے ذریعے برقی کاری۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ ہر ایک شہری کی خواہشات پوری ہوں، سرحدی باشندوں کی ترقی کے مطالبات پورے ہوں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ زید برآں، مکمل حکومتی نقطہ نظر کو اپناتے ہوئے، ہم اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ متحرک دیہاتوں کے پروگرام کے تحت مقرر کردہ ہر ہدف کو حاصل کیا جائے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سرحدی دیہات کے ہر گھر کو بجلی، موبائل کنیکٹیویٹی اور اقتصادی آزادی تک رسائی حاصل ہو۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ 2030 تک، سامبا کے سرحدی دیہات میں ایک بھی خاندان غربت کی لکیر سے نیچے نہ رہے۔ ممبر قانون ساز اسمبلی رام گڑھ کی طرف سے اٹھائے گئے مطالبات کا جواب دیتے ہوئے، لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ انتظامیہ PoJK اور WPRs سے بے گھر افراد کو زمین کے مالکانہ حقوق فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ شاہ پور کنڈی ڈیم کی تکمیل سے خطے کی زرعی پیداوار میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوگا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ٹی بی سے پاک گاؤں بننے پر ریگل کی ستائش کی اور پینے کے صاف پانی اور منشیات کے استعمال کے خلاف اجتماعی لڑائی کے سلسلے میں مسلسل چوکسی پر زور دیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ایس پی اوز کو تقرری کے احکامات اور گاؤں کے مختلف نوجوانوں اور ایچ اے ڈی پی، مشن یووا اور دیگر اسکیموں کے تحت فائدہ اٹھانے والوں کو منظوری نامہ بھی سونپا۔ ریگل بارڈر آؤٹ پوسٹ (BoP) کے اپنے دورے کے دوران، لیفٹیننٹ گورنر نے جوانوں سے بات چیت کی اور ملک کی سرحدوں کی حفاظت میں ان کے غیر متزلزل عزم کی تعریف کی اور آپریشن سندور میں ان کے مثالی کردار کی تعریف کی۔ ڈاکٹر دیویندر کمار منیال، رام گڑھ سے ممبر قانون ساز اسمبلی؛ شری شالین کابرا، ایڈیشنل چیف سکریٹری، جل شکتی محکمہ؛ شری اشونی کمار، ایڈیشنل چیف سکریٹری، پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ؛ جناب انیل کمار سنگھ، ایڈیشنل چیف سکریٹری، پبلک ورکس (آر اینڈ بی) محکمہ؛ شری بھیم سین ٹوٹی؛ آئی جی پی جموں؛ شری برج موہن شرما، پرنسپل سکریٹری ثقافت؛ محترمہ آر ایلس واز، کمشنر سکریٹری برائے حکومت، منصوبہ بندی اور اطلاعات۔ سری رمیش کمار، ڈویژنل کمشنر جموں؛ محترمہ آیوشی سوڈان ڈپٹی کمشنر سامبا؛ شری انوج کمار، ایس ایس پی سامبا، فوج، پولیس اور سول انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ اور آپریشن سندور میں ان کے مثالی کردار کی تعریف کی۔ ڈاکٹر دیویندر کمار منیال، رام گڑھ سے ممبر قانون ساز اسمبلی؛ شری شالین کابرا، ایڈیشنل چیف سکریٹری، جل شکتی محکمہ؛ شری اشونی کمار، ایڈیشنل چیف سکریٹری، پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ؛ جناب انیل کمار سنگھ، ایڈیشنل چیف سکریٹری، پبلک ورکس (آر اینڈ بی) محکمہ؛ شری بھیم سین ٹوٹی؛ آئی جی پی جموں؛ شری برج موہن شرما، پرنسپل سکریٹری ثقافت؛ محترمہ آر ایلس واز، کمشنر سکریٹری برائے حکومت، منصوبہ بندی اور اطلاعات۔ سری رمیش کمار، ڈویژنل کمشنر جموں؛ محترمہ آیوشی سوڈان ڈپٹی کمشنر سامبا؛ شری انوج کمار، ایس ایس پی سامبا، فوج، پولیس اور سول انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

103

ویدک تعلیمات کو فروغ ملا اور گورو۔ششیہ روایت پروان چڑھی جو طلبا کو طرز زندگی، تنقیدی سوچ اور حق کی تلاش میں رہنمائی فراہم کرتی رہی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ہندوستان کی سائنس، اختراعات اور ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ قوم کی اصل طاقت اس کے ثقافتی شعور میں پنہاں ہے اور سنسکرت اخلاق اور فرض پر مبنی متوازن سوچ فراہم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنسکرت صدیوں سے انسانیت کے لئے بنیادی اقدار اور علمی نظام کا سرچشمہ رہی ہے۔ انہوں نے قدیم سکالر جیسے کوٹیلیہ، چرک، سشروت، بھاسکر آچاریہ، برہما گپت، آریہ بھٹ اور وراہمہر کے ریاضی، طب اور فلسفے کے عالمی روایات کی تشکیل میں عظیم کارناموں کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ منوج سنہا نے اس بات پر زور دیا کہ اس وسیع علمی ذخیرے کو سادہ اور جدید زبان میں عام کیا جائے تاکہ یہ موجودہ دور کے لئے بھی مؤثر اور قابل عمل رہے۔ انہوں نے گوروکل انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ تعلیم کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھتے ہوئے روایت کی گہرائی کو جدیدیت کی وسعت کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ صرف ڈگریاں دینے تک محدود نہ رہے بلکہ حساس، بااخلاق اور باہمت شخصیات تیار کرے جو معاشرے کی رہنمائی کر سکیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا، ''مجھے یقین ہے کہ شری نرسنگھ دیو سنسکرت گوروکل روایتی اقدار کو جدید تعلیم کے ساتھ جوڑ کر ایک بہترین مرکز بن جائے گا۔ انہوں نے چڑامنی سنسکرت سنستھان، شری نرسنگھ دیو مندر انتظامیہ، ضلع انتظامیہ سانبہ کی کاوشوں کو سراہا اور گوروکل کے قیام پر ان کے ویژن، لگن اور عزم کو مبارکباد پیش کیا۔ اس افتتاحی تقریب میں سانبہ سے رکن اسمبلی سر جیت سنگھ سلاتھیہ، ڈائریکٹر اے سی بی اور چڑامنی سنسکرت سنستھان کے صدر شکتی پاٹھک، صوبائی کمشنر جموں رمیش کمار، آئی جی پی جموں بھیم سین توتی، ڈی آئی جی جے ایس کے رینج دھرم پال، ضلع ترقیاتی کمشنر سانبہ آیوشی سوڈن سمیت دیگر اعلیٰ افسران اور ویدک سکالرز نے شرکت کی۔

104

'اگر ایسا ہے تو بی جے پی کو پارلیمنٹ میں کھڑا ہونا چاہیے تھا یا سپریم کورٹ کو بتانا چاہیے تھا کہ جب تک جموں و کشمیر میں بی جے پی کا وزیر اعلیٰ نہیں بیٹھے گا، آپ کو ریاست کا درجہ نہیں ملے گا۔۔ تب مجھے یقین ہوتا کہ یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں۔'' ریاست کا درجہ بحال کرنے میں مرکز کی تاخیر پر شدید مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ یہ دھوکہ دہی اور وعدہ خلافی کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا ''یقیناً یہ مایوس کن ہے، ہم ابتدائی دور سے گزر چکے ہیں، انتخابات کے جلد ہی جلد ہو چکے ہوتے۔ جیسا کہ آپ نے کہا، حکومت میں 20 ماہ گزر چکے ہیں، ہم ہیں، اور اب حقیقت میں تاخیر کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ وضاحت کریں کہ آپ ہر بار کیوں سنتے ہیں کہ مناسب وقت پر جموں و کشمیر کی ریاست بحال ہو جائے گی''۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ اگرچہ وہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقاتیں جاری رکھے ہوئے ہیں، تاہم اس بات کا کوئی واضح اشارہ نہیں ہے کہ جموں و کشمیر کو مرکز کے مناسب وقت کے معیار کو پورا کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے، جس سے ریاستی حیثیت کی بحالی کے معاملے کو لمبا رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ''مناسب وقت کی پیمائش کرنے کا پیمانہ کیا ہے؟ کم از کم اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ مناسب وقت کیا ہوگا، اس کی پیمائش کیسے کی جائے، تو ہم اس کی سمت کام کریں گے۔۔ اس لیے ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں، ہم مطالبہ کو زندہ رکھتے ہیں، ہم اس کے بارے میں بات کرتے رہتے ہیں۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ گہری ناانصافی ہے کہ یہ وعدہ پورا نہیں کیا جا رہا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ مرکز نے بار بار جموں و کشمیر کے لئے تین قدمی روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا ہے، حد بندی، انتخابات اور ریاست کا درجہ۔ عبداللہ نے نشاندہی کی کہ پہلے دو مراحل مکمل ہو گئے ہیں اور ان کی حکومت اس اکتوبر میں دو سال مکمل کرلے گی۔ انہوں نے زور دیا کہ نائم لائن پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ میں ابتدائی بحالی کے وعدے سے بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا'' کیا یہ اس لیے ہے کہ بی جے پی کو یہاں حکومت نہیں بنانے دی گئی؟ کیا جموں و کشمیر کے لوگوں کو اس کی سزا دی جا رہی ہے؟'' انہوں نے زور دے کر کہا کہ نیشنل کانفرنس اپنے بنیادی نظریہ پر قائم ہے اور وہ عوام کے سامنے جھوٹ بولنے سے انکار کرتا ہے کہ نئی دہلی میں موجودہ نظام سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا ''دفعہ 370 کے بارے میں ہندوستان کی موجودہ حکومت سے بات کرنا وقت کا ضیاع ہے، یہ لوگوں کو بے وقوف بنانے کے مترادف ہے۔'' جو لوگ آپ کو ریاست دینے کے لیے تیار نہیں ہیں، کیا وہ آپ کو دفعہ 370 دینے کیلئے تیار ہوں گے؟۔'' عمر عبداللہ نے کہا ''ابتدائی میں یہی مسئلہ ہے۔ یہ بہت مبہم ہے''۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا ریاستی حکومت وضاحت کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع کرے گی، وہ محتاط تھے۔ انہوں نے کہا '' آیئے دیکھتے ہیں۔ اس طرح کی چیزیں بھی خطرے سے بھری ہوتی ہیں۔ میں زیادہ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ اس کے بعد اس کا غلط مطلب لیا جاتا ہے''۔ عمر عبداللہ نے کہا ''دیکھیں، ناقدین درجن بھر پیسے ہیں اور وہ جمہوریت کا فطری حصہ ہیں۔ ہر کوئی اپنی رائے کا حقدار ہے اور ہر کوئی تقریباً ہر چیز کے بارے میں اپنی رائے رکھتا ہے۔ اس لیے مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ایک اصول پر متفق نہیں ہیں''۔

105

انہوں نے کہا کہ ان اہم محکموں کی اپ گریڈیشن سے صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو نمایاں طور پر تقویت ملے گی اور سرینگر میں مریضوں کی دیکھ بھال کی خدمات میں اضافہ ہوگا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی ہموار فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے پرعزم ہے اور سرینگر اور جموں دونوں ڈویژنوں میں صحت سے متعلق مساوی ڈھانچہ بنانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ قبل ازیں نائب وزیر اعلیٰ نے سرینگر کے سول سکریٹریٹ میں مختلف عوامی وفود سے ملاقات کی۔ وفود نے عوامی بہبود اور ترقی سے متعلق متعدد مسائل اور مطالبات پیش کئے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اٹھائے گئے خدشات کو غور سے سنا اور کئی مسائل کو موقع پر ہی حل کیا۔ انہوں نے وفود کو یقین دلایا کہ دیگر تمام حقیقی معاملات کو ان کے فوری اور ہموار ازالے کیلئے متعلقہ محکموں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

106

تپاک خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا ''مجھے ہندوستان میں صدر ٹو لام کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ ویتنام کے صدر بننے کے بعد، کئی کاروباری رہنماؤں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ صرف ایک ماہ کے اندر ان کا دورہ ہندوستان، واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہندوستان اور ویتنام کے تعلقات کو ترجیح دیتے ہیں''۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ بھارت اور ویتنام کے درمیان دو طرفہ تجارت گزشتہ ایک دہائی میں دوگنی ہو کر 16 بلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا ''ہم نے 2030 تک 25 بلین ڈالر تک پہنچنے کیلئے آج کئی اہم فیصلے لیے ہیں۔ ہمارے ڈرگ اتھارٹیز کے درمیان مفاہمت نامے سے اب ویتنام میں ہندوستانی ادویات تک رسائی بڑھے گی۔ ہندوستانی زرعی، ماہی پروری اور جانوروں کی مصنوعات کی ویتنام کو برآمدات بھی آسان ہونے کیلئے تیار ہیں''۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہم پہلگام دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کرنے اور دہشت گردی کے خلاف ہماری جنگ میں ہمارے ساتھ کھڑے ہونے پر ویتنام کے شکر گزار ہیں۔ عالمی افراتفری اور معاشی چیلنجوں کے اس دور میں، ہماری قابلیت، اچھی حکمرانی، اور اقتصادی اصلاحات سے، ہندوستان اور ویتنام دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ اب، ہماری بہتر اسٹریٹجک شراکت داری کے ذریعے، ہم ایک دوسرے کی تیز رفتار ترقی کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے کہا ''اس جذبے کے تحت ہم مشترکہ طور پر ایک دوسرے کے ویژن اور اہداف کی حمایت کرتے ہوئے ترقی یافتہ قومیں بننے کی اپنی خواہشات کو پورا کریں گے۔ ہم ایک ساتھ چلیں گے، ایک ساتھ بڑھیں گے، اور ایک ساتھ جیتیں گے''۔

107

حاجی علی محمد ساگر، معاون جنرل سکریٹری چودھری محمد رمضان، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، صوبائی صدر ایڈوکیٹ شوکت احمد میر اور ورکنگ کمیٹی کے جملہ ممبران موجود تھے۔ اجلاس میں صدر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ اپنے خطاب میں مجلس عاملہ کے ممبران پر زور دیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ زمینی سطح پر تال میل رکھیں اور پارٹی کی مضبوطی کیلئے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے ماضی میں بھی بہت سارے چیلنجوں کا سامنا کیا اور ہمیشہ سرخرو ہو کر ابھری ہے لیکن اس کے لئے عوامی حمایت لازمی ہے۔ ہماری جماعت نے ماضی میں عظیم مالی اور جانی قربانیاں دیکر جموں وکشمیر کو درپیش چیلنجوں کا سامنا کیا ہے اور انشاء اللہ ہم موجودہ چیلنجوں میں بھی سرخرو ہو کر سامنے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی عوامی حکومت نے گذشتہ ڈیڑھ سال کے دوران جو تعمیر و ترقی کے کام انجام دیئے اور جو عوام مفاد فیصلے کئے گئے ان کا اُجاگر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ان عناصر اور دہلی میڈ پارٹیوں کی اصلیت سے بھی آگاہ کرانا ہے، جنہوں نے جموں و کشمیر کی خودمختاری، دفعہ 370 اور 35 اے کو اپنے حقیر مفادات کیلئے نیلام کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کی شناخت، انفرادیت، پہچان اور کشمیریت کو زندہ رکھنے کیلئے نیشنل کانفرنس کا مضبوط سے مضبوط تر ہونا لازمی ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پارٹی کے ممبران اسمبلی کو ہدایت دی کہ وہ ہر وقت اپنے اپنے علاقوں میں حاضر رہے اور لوگوں کیلئے دستیاب رہیں۔ بعد میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر فاروق عبداللہ نے کہا کہ 'آپریشن سندور' نے اپنا منافع ادا کر دیا ہے، لیکن اس بات پر زور دیا کہ 'جنگیں کسی مسئلے کا حل نہیں لاتی۔ انہوں نے کہا'' آپریشن سندور نے اپنا منافع ادا کر دیا ہے۔ میرے خیال میں جنگوں کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ جنگیں کوئی حل نہیں لاتی، وہ صرف مصیبتیں لاتی ہیں۔ یوکرین اور وہاں کی تباہی کو دیکھیں، مشرق وسطیٰ کو دیکھیں۔ یہاں گیس (سپلائی) کی صورتحال دیکھیں۔ قطر کو گیس کی سپلائی بحال کرنے میں ایک یا دو سال لگیں گے۔'' خلیج کی صورتحال کے بارے میں ایک اور سوال کے جواب میں سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دنیا جنگ کے لیے تیار نہیں ہے کیونکہ موجودہ معاشی حالات خراب ہیں۔ انہوں نے کہا ''گھبرائیں نہیں، دنیا جنگ کے لیے تیار نہیں، ہر ملک کے معاشی حالات پہلے ہی خراب ہیں، اور کوئی بھی ملک جنگ نہیں چاہتا، مشرق وسطیٰ میں تیل اور گیس کا زیادہ تر ذخیرہ ہے، اور اگر دباؤ جاری رہا تو دنیا کے حالات اتنے خراب ہوں گے کہ زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا''۔ پنجاب میں دھماکوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ بھارت میں دھماکے ہوتے رہے ہیں اور کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا'' آپ کو گھبرانا نہیں چاہیے۔''

108

ساتھ کشمیر کے دورے پر تھے، آدھی رات کو بیمار ہو گئے۔ 83 سالہ اینڈرسن کو فوری طور پر قریبی نجی اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے اینڈرسن کی موت کی اصل وجہ جاننے کے لیے کارروائی شروع کر دی ہے۔ ادھر نوہٹہ سری نگر میں ایک 55 سالہ شخص کی لاش ملی۔ حکام نے بتایا کہ بدھ کو سری نگر کے نوہٹہ علاقے میں ایک 55 سالہ شخص اپنی رہائش گاہ پر مردہ پایا گیا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ متوفی کی شناخت شیخ کالونی کئی دیور کے رہائشی کے طور پر کی گئی ہے جس کی عمر تقریباً 55 سال ہے۔ واقعے کے فوری بعد نوہٹہ سے پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور ضروری کارروائی شروع کر دی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ متوفی اپنے گھر میں لٹکا ہوا پایا گیا، پولیس نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

109

کیا گیا اور سینٹرل آرمڈ پولیس فورسز کی کل 130 کمپنیوں کو کشمیر اور 57 کو جموں واپس لایا جا رہا ہے۔ تمل ناڈو میں 23 اپریل کو واحد مرحلے میں پولنگ ہوئی تھی جبکہ بنگال میں 23 اور 29 اپریل کو دو مرحلوں میں پولنگ ہوئی تھی۔ گنتی 4 مئی کو ہوئی تھی۔ سرکاری ذرائع نے کو بتایا کہ جموں و کشمیر سے واپس لیے گئے اور تمل ناڈو میں تعینات سی آئی پی ایف واپس آنا شروع ہو گئے ہیں جبکہ مغربی بنگال سے آنے والے اگلے چند دنوں میں واپس آ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آہستہ آہستہ، انہوں نے کہا، یہ تمام کمپنیاں اگلے پندرہ دن میں اپنی پوزیشن پر واپس آ جائیں گی۔ نیم فوجی کمپنیوں کی واپسی کے وقت، مرکزی وزارت داخلہ نے متبادل وسائل کا استعمال کرتے ہوئے تمام سیاحتی مقامات کی فول پروف حفاظتی انتظامات پر زور دیا تھا ذرائع نے بتایا کہ امرناتھ یاترا کی سالانہ یاترا کے لیے نیم فوجی دستوں کی اضافی کمپنیاں جموں وکشمیر کے مرکزی علاقے میں بھیجنے کا فیصلہ تاہم اگلے چند دنوں میں لیا جائے گا کیونکہ یاترا شروع ہونے میں ابھی تقریباً دو ماہ باقی ہیں۔ پندرہ دن میں اپنی پوزیشن پر واپس آ جائیں گی۔ نیم فوجی کمپنیوں کی واپسی کے وقت، مرکزی وزارت داخلہ نے متبادل وسائل کا استعمال کرتے ہوئے تمام سیاحتی مقامات کی فول پروف حفاظتی انتظامات پر زور دیا تھا ذرائع نے بتایا کہ امرناتھ یاترا کی سالانہ یاترا کے لیے نیم فوجی دستوں کی اضافی کمپنیاں جموں و کشمیر کے مرکزی علاقے میں بھیجنے کا فیصلہ تاہم اگلے چند دنوں میں لیا جائے گا کیونکہ یاترا شروع ہونے میں ابھی تقریباً دو ماہ باقی ہیں۔ 110 کیونکہ یاترا شروع ہونے میں ابھی تقریباً دو ماہ باقی ہیں۔

ڈھانچے سے لیس ہے جس میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، کیرم اور بلئیرڈ کے میدان شامل ہیں۔ کمپلیکس کا مقصد خاص طور پر خطے میں سخت موسمی حالات کے دوران ایک متحرک کھیلوں کی ثقافت کو فروغ دینا اور جسمانی سرگرمیوں میں نوجوانوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اس موقع پر وزیر تعلیم سکینہ ایتو، وزیر اعلیٰ کے مشیر مسٹر ناصر اسلم وانی، ایم ایل اے گلمرگ پیرزادہ فاروق احمد شاہ، ایم ایل اے ڈی ڈی سی ملک تنویر صادق، کمشنر سکریٹری رام نواس، ڈائریکٹر کالجز، پرنسپل جی ڈی سی ٹنگمرگ اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔ افتتاح کے بعد وزیر اعلیٰ نے کمپلیکس کا دورہ کیا اور طلباء سے بات چیت کی۔ ایک جاندار مصروفیت میں انہوں نے طلباء اور ساتھیوں کے ساتھ انڈور گیمز بشمول بلئیرڈز، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن میں بھی حصہ لیا، اجتماع سے پرجوش تالیاں اور داد وصول کی۔ قبل ازیں وزیر اعلیٰ نے کالج کے احاطے سے نشہ مکت بھارت ابھیان دستخطی مہم کا آغاز کیا جس میں طلباء سے منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر میں فعال طور پر حصہ ڈالنے کی اپیل کی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے جموں وکشمیر کے مستقبل کی تشکیل میں نوجوانوں کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا'' ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں۔ ہم ان کیلئے ایک روشن کل کو محفوظ بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں، لیکن انہیں آگے کی ذمہ داریوں کیلئے تیار کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ آنے والے برسوں میں جموں و کشمیر کی ترقی کا انحصار ہمارے نوجوانوں کے کردار پر ہوگا۔'' خطے کے اندر اعلیٰ تعلیم تک رسائی میں طلباء کو درپیش چیلنجوں پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نجی یونیورسٹیوں کی کمی نے بہت سے خاندانوں کو اپنے بچوں کو جموں وکشمیر سے باہر بھیجنے پر مجبور کیا جس کے نتیجے میں اہم مالی بوجھ پڑا۔ انہوں نے کہا'' ہم اندازہ لگاتے ہیں کہ سفر اور رہنے کے اخراجات کو چھوڑ کر ہر سال تقریباً 1000 سے 1200 کروڑ روپے صرف جموں وکشمیر سے باہر تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی ٹیوشن فیس پر خرچ ہوتے ہیں اس سے خاندانوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ حکومت نے جموں وکشمیر میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے قیام کی اجازت دینے کا ایک تاریخی فیصلہ کیا ہے جس کیلئے ضروری قانون سازی پہلے ہی منظور ہو چکی ہے اور قواعد کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔

111

انمول شراکت پر زور دیا۔ جنرل دیودی نے کہا کہ سابق فوجیوں کی قوم کیلئے خدمات ''ختم نہیں ہوتی'' جب وہ فوجی زندگی کو الوداع کہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فوج نے تعلیم کی وزارت اور ہنر کی ترقی اور صنعت کاری کی وزارت کے ساتھ مل کر کوششوں میں، ہر فرد کی بنیادی اہلیت کے مطابق کلی مہارت کی تصدیق کا عمل شروع کیا ہے۔ فوجی چیف جنرل اوپیندرا دیودی نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ ملک کو دفاعی نظام کافی مضبوط ہے اور اس کو مزید مضبوط بنانے کیلئے کوششیں جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج نے ہمیشہ ملک کے تحفظ کیلئے خود کو وقف کیا ہے اور ملک کی حفاظت کیلئے پیش پیش رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک کو کافی در پردہ مسائل اور چیلنجوں کا سامنا ہے تاہم ان سب سے نمٹنے کیلئے فوج ہمیشہ تیار ہے اور کسی بھی صورتحال کو مقابلہ کرنے کیلئے تیاری کی حالت میں رہتے ہیں سرینگر میں گزشتہ رات 11.6 ڈگری کے مقابلے میں کم سے کم 12.4 ڈگری سیلشیس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق 6 سے 9 مئی تک موسمی حالات بڑے پیمانے پر خشک رہنے کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ 10 سے 12 مئی تک، موسم عام طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے، ایک یا دو منتشر ہلکی سے درمیانی بارش یا کئی مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اس دوران چند مقامات پر گرج چمک اور تیز ہوائیں چلنے کی بھی توقع ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 13 اور 15 مئی کے درمیان، حالات جزوی طور پر ابر آلود رہنے کی توقع ہے، اور بارش کی کسی بڑی سرگرمی کی پیشگوئی نہیں کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ 10 اور 12 مئی کے درمیان کشمیر اور جموں دونوں صوبوں میں کچھ مقامات پر 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرج چمک اور تیز ہواؤں کے امکان کے بارے میں احتیاط جاری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاشتکاروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ نسبتاً مستحکم موسمی حالات کا استعمال کرتے ہوئے 10 مئی تک اپنے زرعی کام جاری رکھیں۔

Public Notice

It is to inform General Public through the medium of this notice that I intend to change name of my son in Existing Aadhar card. The name in Existing Aadhar card is mentioned as Aadish Lateef S/o Ab Lateef Mugal. However same needs to be changed to Burhaan Lateef S/o Ab Lateef Mugal Residence Address: Auwoora, Kupwara.

Anyone having any objection should approach Concerned Authority within 07 days from the publication of this Notice. No objection shall be entertained after the lapse of 07 days from the publication of this notice.

از نیابت گوم احمد پورہ

عنوان: درخواست منجانب محمد حنیف ڈار پسر غلام رسول ڈار ساکنہ گنڈ خواجہ قاسم تحصیل سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود سجاد حسین ڈار

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیانات نمبردار وہ چوکیدار علاقہ سائل مذکور مسلسل طور گنڈ خواجہ قاسم سنگھ پورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز سائل مذکور اسکول ریکارڈ کے مطابق سائل مذکور کا پسر خود سجاد حسین ڈار مورخہ 25/06/2015 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر کے حق میں تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

PUBLIC NOTICE

I MAHIRA KHURSHID D/O KHURSHID AHMAD DAR MOTHER'S NAME SHUBEENA SCHOOL SRG MONTESSORI BAGHAT BARZULLA SRINAGAR HAVE WRONGLY MENTION IN SCHOOL RECORDS AS MY NAME AS MAHIRA KHURSHEED INSTEAD OF MAHIRA KHURSHID. NOW I WANT TO CORRECT IT IF ANY BODY HAS ANY OBJECTIONS HE/SHE MAY CONTACT CONCERNED AUTHORITY WITHIN 7 DAYS AFTER THAT SHALL BE NO ENTERTAINED.

PUBLIC NOTICE

I ABDUL QAYOOM SHAH [SHAH DATA EQUIPMENT] R/O WAGURA BARAMULA WANT TO CHANGE MY ELECTRIC CONNECTION UNDER CONSUMER NO. 0202030004943 TO MOHAMMAD YOUSUF NATH S/O GHULAM AHAMAD NATH R/O SHAHEED GUNJ SRINAGAR .IF ANY BODY HAS ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE /SHE MAY CONTACT CONCERNED AUTHORITY WITHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR
OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE SRINAGAR

SUBJECT . APPLICATION ON BEHALF OF SHRI SMT IRTIKA MOHI DIN KUNDROO S/O GHULAM MOHI DIN IS RESIDING AT P.C DEPOT PARIMPORA TEHSIL CENTRAL SRINAGAR WHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE INTERMS OF S.O 75 DATED 27TH MARCH 2025.

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI /SMT IRTIKA MOHI DIN KUNDROO S/O GHULAM MOHI DIN TEHSIL CENTARL SRINAGAR WHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IS RELATED TO THE PERSON [S] MENTIONED BELOW AND THE NATURE OF RELATIONSHIP IS AS STATED:

S.NO	NAME OF FAMILY MEMBER	RELATION WITH DECEASED	AGE	MARITAL STATUS
1.	RAHAT JAN	MOTHER	66	MARRIED

ANY PERSON OR PERSONS HAVING ANY RIGHT TITLE OR INTEREST BY WAY OF SUCH CLAIM AGAINST THE SUBJECT MATTER SUBMIT THEIR CLAIM IN WRITING TO THE UNDERSIGNED ALONG WITH THE DOCUMENTARY EVIDENCES IN SUPPORT OF HIS THEIR CLAIM THERE OF WITHIN A PERIOD OF SEVEN DAYS OF THE PUBLICATION OF SAID NOTICE FAILLING WHICH THE CLAIMS IF ANY SHALL BE DEEMED TO HAVE WAIVED.

NAIB TEHSILDAR
Zainakote

سنجو سیمسن شو سے چنئی کی دہلی پر سپر جیت

نئی دہلی (ایم این این): شاندار فارم میں کھیلنے والے سنجو سیمسن کی ناٹ آؤٹ ۸۷/ رنز کی میچ وننگ اننگز کی بدولت چنئی سپر کنگز نے منگل کو آئی پی ایل میچ میں دہلی کیپٹلز کو ۸/ وکٹ سے شکست دے کر ۱۰/ میچوں میں اپنی پانچویں کامیابی حاصل کی اور پلے آف کی امیدوں کو مضبوط کر لیا۔ چنئی سپر کنگز نے دہلی کیپٹلز کو ۲۰/ اوور میں سات وکٹ پر ۱۵۵/ رن پر روکنے کے بعد ۱۷.۳/ اوور میں دو وکٹ کے نقصان پر ۱۵۹/ رنز بنا کر آسان کامیابی حاصل کی۔ چنئی کی اس جیت کے ہیرو رہے سنجو سیمسن جنہوں نے ۵۲/ گیندوں پر سات چوکے اور چھ چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ ۸۷/ رنز بنائے۔ ارون جیٹلی اسٹیڈیم کی جس پچ پر دوسرے بلے بازوں کو کھیلنے میں پریشانی ہو رہی تھی، اسی پچ پر سیمسن نے بلے بازی کو بے حد آسان بنا دیا۔ انہیں دوسرے کنارے پر کارتک شرما کا اچھا ساتھ ملا، جنہوں نے ۳۱/ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۴۱/ رن میں چار چوکے اور دو چھکے لگائے۔ چنئی کی ٹیم اب ایسا لگتا ہے کہ پوری لے میں آ گئی ہے۔ انہوں نے پہلے اپنے ہوم گراؤنڈ پر ممبئی انڈینز کو شکست دی اور اب دہلی کو اس کے ہوم گراؤنڈ پر ہرا دیا۔ بہتر گیند بازی کے ذریعے دہلی کو ۱۵۵/ رن پر روک دیا تھا۔ یہیں سے چنئی کی جیت طے ہو گئی تھی۔ بس دیکھنا یہ تھا کہ وہ کتنے اوورز میں جیتتے ہیں۔ سنجو سیمسن نے ۵۲/ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۸۷/ اور کارتک شرما نے ۳۱/ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۴۱/ رن بنا کر ۱۷.۳/ اوور میں ہی ٹیم کو جیت دلا دی۔ اس کی وجہ سے ٹیم کے نیٹ رن ریٹ میں بھی کافی بہتری آئی ہے۔ اب ٹیم کے ۱۰/ پوائنٹس ہو گئے ہیں اور وہ پوائنٹس ٹیبل میں چھٹے مقام پر ہے۔

آئی پی ایل 2026ء کا فائنل بنگلورو کے بجائے احمد آباد میں ہو گا

ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے بدھ کے روز اعلان کیا ہے کہ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کا فائنل مقابلہ، جو ۳۱/ مئی کو ہونا ہے، اب احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ بی سی سی آئی نے اس کے ساتھ ہی پلے آف مقابلوں کے شیڈول کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ پوائنٹس ٹیبل کی سرفہرست دو ٹیمیں ۲۶/ مئی کو دھرم شالہ کے ایچ پی سی اے اسٹیڈیم میں کوالیفائر ون کھیلیں گی۔ اس مقابلے کی فاتح ٹیم براہ راست فائنل میں جگہ بنائے گی۔ اس کے بعد پلے آف کا کارواں نیو چنڈی گڑھ پہنچے گا۔ ۲۷/ مئی کو نیو انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ایلیمینیٹر میچ ہو گا، جس میں تیسرے اور چوتھے نمبر پر رہنے والی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ اسی میدان پر ۲۹/ مئی کو کوالیفائر ٹو بھی کھیلا جائے گا، جس میں کوالیفائر ون میں ہارنے والی ٹیم اور ایلیمینیٹر کی فاتح ٹیم کے درمیان مقابلہ ہو گا۔ بی سی سی آئی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کچھ آپریشنل اور لاجسٹک وجوہات کی بنا پر اس بار پلے آف تین مختلف مقامات پر منعقد کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے فائنل کی میزبانی بنگلورو کو دی گئی تھی، تاہم مقامی ایسوسی ایشن اور انتظامیہ کے کچھ مطالبات بی سی سی آئی کے طے شدہ رہنما خطوط اور پروٹوکول کے دائرے سے باہر تھے، اسی وجہ سے فائنل کو بنگلورو سے ہٹا کر احمد آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ بنگلورو میں آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے فائنل کی میزبانی کے امکانات پر سنگین خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اراکین اسمبلی کو ٹکٹ دینے کے معاملے پر جاری سیاسی تنازع کے بڑھنے کے بعد بی سی سی آئی اب اس بڑے میچ کو کسی دوسرے شہر منتقل کرنے کے آپشن پر غور کر رہا ہے۔ یہ تنازع، جو کرناٹک کے اراکین اسمبلی کی جانب سے ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں ہونے والے آئی پی ایل میچوں کے لیے۔

چین کے وو یجے ورلڈ اسنوکر چیمپئن،
اسٹیفن ہینڈری کے بعد دوسرے کم عمر ترین فاتح

نئی دہلی (ایم این این): وو یجے نے شان مرفی کو اب تک کے سب سے بڑے فائنل مقابلوں میں سے ایک میں ۱۷-۱۸/ سے شکست دے کر پہلی بار ورلڈ اسنوکر چیمپئن شپ کا ٹائٹل جیت لیا۔ ۲۲/ سال اور ۲۰۲/ دن کی عمر میں وہ اسٹیفن ہینڈری کے بعد دوسرے کم عمر ترین عالمی چیمپئن بن گئے ہیں۔ ہینڈری نے ۱۹۹۰ء میں ۲۱/ سال کی عمر میں یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔ وو کروسیبل میں یہ مشہور ٹرافی جیتنے والے ۲۵/ ویں کھلاڑی بن گئے ہیں، اور مسلسل چار نئے فاتحین کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ وو نے ۲۰۲۳ء میں لوکا بریسل (۲۸/ سال)، ۲۰۲۴ء میں کائرن ولسن (۳۲/ سال) اور ۲۰۲۵ء میں ژاؤ (۲۸/ سال) کے بعد یہ کارنامہ انجام دیا۔ یہ وو کا دوسرا ٹائٹل ہے۔ وو عالمی درجہ بندی میں دسویں نمبر سے چوتھے نمبر پر آ گئے ہیں۔ اس سال سے پہلے انہوں نے کروسیبل میں کبھی کوئی میچ نہیں جیتا تھا اور ۲۰۲۳ء اور ۲۰۲۵ء میں اپنے پچھلے مقابلوں میں پہلے ہی راؤنڈ میں باہر ہو گئے تھے۔ لے ڈی پیٹفان، مارک سیلبی اور حسین وفائی کے خلاف فتوحات نے انہیں سیمی فائنل تک پہنچایا، جہاں انہوں نے مارک ایلن کے خلاف ۱۶-۱۷/ سے سنسنی خیز مقابلہ جیتا، اس کے بعد شان مرفی کے خلاف ایک اور یادگار فتح حاصل کی۔ فائنل ایک شاندار مقابلہ تھا، جس میں تین سنچریاں، ۵۰/ سے زیادہ بریکس اور اوسط فریم وقت صرف ۱۷/ منٹ رہا، کیونکہ دونوں کھلاڑیوں نے جارحانہ حکمت عملی اپنائی تھی۔ وو کی دلیرانہ پوٹنگ فیصلہ کن فریم میں نمایاں رہی۔ ۲۰۰۲ء کے بعد پہلی بار کروسیبل فائنل میں جب انہوں نے سینٹر میں ایک مشکل ریڈ کو سیدھا پوکٹ کے بیچ میں ڈال دیا اور ۸۵/ کا شاندار بریک لگا کر ٹرافی اور ۵۰۰۰۰۰/ پاؤنڈ کی انعامی رقم جیت لی۔ جیت کے بعد وو نے کہا کہ ''میں بہت خوش ہوں کہ میں ایسا کھیل سکا۔ میں نے اپنے خاندان، اپنے لیے اور چین کے لیے کھیلا۔ میرے والدین ہی اصل چیمپئن ہیں۔ جب سے میں نے اسکول چھوڑنے کا فیصلہ کیا، میرے والد میرے ساتھ رہے ہیں۔ میری والدہ نے بھی ان سالوں میں بہت کچھ برداشت کیا ہے۔ وہ میری طاقت کا ذریعہ ہیں۔ میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔'' وو نے مزید کہا کہ ''میں مداحوں کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ آپ کسی کو بھی سپورٹ کریں، اسنوکر کے لیے محبت دونوں طرف یکساں ہے۔

فیفا نے ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں ایران کی شرکت کی تصدیق کی،
شرکت سے قبل ایران کو مذاکرات کیلئے مدعو کیا

نئی دہلی (ایم این این): فیفا نے ایران کی شرکت سے متعلق غیر یقینی صورتحال کے درمیان، فٹبال ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کی تیاریوں پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے فٹبال فیڈریشن اسلامک ریپبلک آف ایران (ایف ایف آئی آر آئی FFIRI) کو ۲۰ مئی تک سوئس شہر زیورخ میں واقع اپنے صدر دفتر آنے کی دعوت دی ہے۔ فیفا کا اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مشرق وسطیٰ میں کشیدگی نے امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو کی میزبانی میں منعقد ہونے والے اس عالمی ٹورنامنٹ کیلئے لاجسٹکس اور سفری انتظامات پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ان خدشات کے باوجود، فیفا کے صدر گیانی انفینٹینو نے تصدیق کی کہ ایران ۴۸ ٹیموں پر مشتمل اس ٹورنامنٹ میں شرکت کرے گا۔ وینکوور، کینیڈا میں فیفا کانگریس کے دوران گفتگو کرتے ہوئے انفینٹینو نے بتایا کہ "یقیناً ایران فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں شرکت کرے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ شیڈول کے مطابق ٹیم اپنے گروپ اسٹیج کے میچز امریکہ میں کھیلے گی۔ کینیڈین سرحدی حکام کے ساتھ مبینہ مسئلے کے بعد ایران کا وفد ۲۱/ ویں فیفا کانگریس سے غیر حاضر رہا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق، ایف ایف آئی آر آئی کے صدر مہدی تاج اور دو حکام داخلے کی اجازت نہ ملنے پر وطن واپس لوٹ گئے۔ واضح رہے کہ کینیڈا نے اس سے قبل سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی (IRGC) کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے جس کی وجہ سے اس سے وابستہ افراد کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ واپسی کے بعد مہدی تاج نے کہا کہ وہ ٹورنامنٹ سے متعلق کئی خدشات دور کرنے کیلئے فیفا حکام سے ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ورلڈ کپ کے دوران ایران کا قیام ٹوسان، ایریزونا (Tucson, Arizona) میں ہو گا اور اسے نیوزی لینڈ، بیلجیم اور مصر کے ساتھ گروپ G میں رکھا گیا ہے۔ اسلامی ملک کی فٹبال ٹیم اپنی مہم کا آغاز ۱۵ جون کو لاس اینجلس میں نیوزی لینڈ کے خلاف میچ سے کرے گی۔ توقع کی جا رہی ہے کہ زیورخ میں ہونے والی آئندہ ملاقات میں ٹورنامنٹ سے قبل شرکت کے لاجسٹکس، سفری انتظامات اور میزبان ممالک کے ساتھ تعاون جیسے معاملات پر گفتگو کی جائے گی۔

6 سال، تین ٹائٹلز: انٹر میلان اطالوی فٹ بال کی نئی سپر پاور بن کر ابھری

نئی دہلی (ایم این این): انٹر میلان نے اتوار کو پارما کے خلاف ۰-۲/ گول کی شاندار فتح کے ساتھ چھ سیزنز میں تیسری بار سیری اے کا اعزاز اپنے نام کر لیا۔ سین سیرو اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں فتح کے ساتھ ہی انٹر ملان نے باضابطہ طور پر اطالوی فٹ بال کی بادشاہت حاصل کر لی۔ ہاف ٹائم سے تھوڑی دیر قبل مارکس تھورام نے گیند کو جال کی راہ دکھا کر ٹیم کو برتری دلائی۔ دوسرے ہاف میں ہنریک مکھیتریان نے گول کر کے ٹیم کی فتح اور ٹائٹل پر مہر ثبت کر دی۔ لیگ میں ابھی تین میچز باقی ہیں، لیکن انٹر میلان نے دفاعی چیمپئن نیپولی پر ۱۴/ پوائنٹس اور روایتی حریف اے سی میلان پر ۱۵/ پوائنٹس کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ یہ انٹر میلان کا مجموعی طور پر ۲۱/ واں اطالوی خطاب ہے۔ گزشتہ سال کے صدمے سے نکل کر اس مقام تک پہنچنے کا سہرا انٹے کوچ کرسٹیان چیوو کے سر جاتا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ سیزن کے اختتام پر انٹر میلان صرف ایک پوائنٹ کے فرق سے ٹائٹل ہار گئی تھی اور چیمپئن لیگ کے فائنل میں پی ایس جی کے ہاتھوں عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ لیگ ٹائٹل جیتنے کے بعد اب انٹر میلان کی نظریں تاریخ کے تیسرے لیگ اور کپ ڈبل پر ہیں۔ اس مقصد کے لیے انہیں ۱۳/ مئی کو روم کے اولمپک اسٹیڈیم میں ہونے والے کوپا اٹالیا کے فائنل میں لازیو کو شکست دینا ہو گی۔ اولڈ ٹریفورڈ کے تاریخی میدان میں کھیلے گئے ایک سنسنی خیز مقابلے میں مانچسٹر یونائیٹڈ نے اپنے روایتی حریف لیورپول کو ۲-۳/ گول سے شکست دے کر اگلے سیزن کی چیمپئن لیگ میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ نوجوان اسٹار کوبی مینو کا آخری لمحات میں کیا گیا گول یونائیٹڈ کی فتح کا فیصلہ کن موڑ ثابت ہوا۔ مانچسٹر یونائیٹڈ نے میچ کا آغاز انتہائی جارحانہ انداز میں کیا اور محض ۱۵/ منٹ کے اندر دو گول کی برتری حاصل کر لی۔ میتھیوس کنہا نے باکس کے باہر سے شاندار اسٹرائیک کے ذریعے یونائیٹڈ کو برتری دلائی۔ بینجمن سیسکو نے برونو فرنانڈس کے پاس پر گیند کو جال میں پہنچا کر اسکور ۰-۲/ گول کر دیا۔ تاہم، دوسرے ہاف میں آرنے سلاٹ کی لیورپول نے زبردست واپسی کی۔ ڈومینک ژوبوسلائی نے ہاف لائن سے اکیلے دوڑتے ہوئے پہلا گول کر کے فاصلہ کم کیا۔ کوڈی گاکپو نے یونائیٹڈ کے گول کیپر کی غلطی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے برابری کا گول داغ کر میچ کو سنسنی خیز بنا دیا۔ جب میچ برابری کی طرف بڑھ رہا تھا، انگلینڈ کے نوجوان مڈفیلڈر کوبی مینو نے باکس کے کونے سے ایک بہترین فنش کے ذریعے گیند کو گول کے کونے میں پہنچا دیا اور اپنی ٹیم کو فتح دلا دی۔

شاہ رخ خان کا سنیل نارائن کیلئے محبت بھرا پیغام، کہا ''آپ جادوگر ہیں''

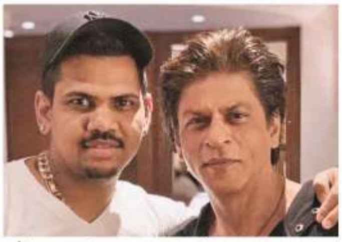

نئی دہلی (ایم این این): ۱۹واں آئی پی ایل میں سنیل نارائن نے سن رائزرس حیدرآباد کے خلاف ایک ہی اوور میں ۲/ وکٹ لئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آئی پی ایل کی پچ پر اپنے ۲۰۰/ وکٹ بھی مکمل کر لئے۔ سنیل نارائن نے پہلے سلیل اروڑا کو آؤٹ کیا اور پھر ایشان کشن کو پویلین کی راہ دکھائی۔ کولکاتا نائٹ رائڈرس (کے کے آر) کیلئے ۲۰۱۲ء میں آئی پی ایل ڈیبیو کرنے والے سنیل نارائن نے سلیل اروڑا کو اپنا ۲۰۰/ واں شکار بنایا۔ آئی پی ایل میں ۲۰۰/ سے زائد وکٹ لینے والے سنیل نارائن کے کے آر کے پہلے اور مجموعی طور پر تیسرے گیند باز بنے۔ کے کے آر کے شریک مالک اور بالی ووڈ بادشاہ شاہ رخ خان بھی اس کامیابی پر کافی خوش نظر آئے۔ انہوں نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سنیل نارائن کیلئے ایک اہم پیغام لکھا ''سنیل میرے دوست... ۱۵/ واں سیزن ہے... ۲۰۰/ سے زائد وکٹ... ۳/ آئی پی ایل خطاب اور دنیا کی دیگر ٹی ۲۰/ لیگ میں کے کے آر فرنچائزی کیلئے جیت۔ آپ جادوگر ہیں اور ہم تمہیں اپنے گھر والوں جیسا چاہتے ہیں۔ آج اور ہمیشہ کیلئے بڑا والا ہگ (گلے ملنا)۔ صحت مند رہو اور مسکراتے رہو۔'' واضح رہے کہ حیدرآباد کے خلاف سنیل نارائن نے ۴/ اوور میں ۳۱/ رن دے کر ۲/ وکٹ لئے۔ انہوں نے اس اوور کی پہلی گیند پر سلیل اروڑا کا وکٹ لیا جو ان کا ۲۰۰/ واں آئی پی ایل شکار بنے اور آخری گیند پر ایشان کشن کو آؤٹ کیا۔ ۱۹۷/ میچوں کی ۱۹۵/ اننگز کے بعد سنیل نارائن کے نام ۶.۹۷/ کی اکنامی سے اب تک ۲۰۱/ وکٹ ہیں۔

سیامی کھیر آئی پی ایل کے لیے کھیل نقاد کا رول بھی ادا کر رہی ہیں

نئی دہلی (ایم این این): اداکارہ سیامی کھیر مسلسل نئی راہیں تلاش کر رہی ہیں اور فلمی دنیا کے ساتھ اپنے کھیل کے گہرے شوق کو خوبصورتی سے ہم آہنگ کر رہی ہیں۔ اپنے پیشہ ورانہ دائرہ کار کو بڑھاتے ہوئے، سیامی اب آئی پی ایل کے لیے کھیل نقاد کے طور پر اپنی شناخت بنا رہی ہیں اور جاری انڈین پریمیئر لیگ میں بطور اینالسٹ حصہ لے رہی ہیں۔ اپنے کھیل پس منظر اور فٹنس کے لیے غیر متزلزل عزم کے باعث، اسپورٹس تجزیہ کی طرف ان کا یہ قدم نہایت فطری اور حقیقی محسوس ہوتا ہے۔ جہاں وہ فلموں میں مضبوط مقام بنا رہی ہیں، وہیں یہ نیا کردار ان کی ہمہ جہتی صلاحیتوں کو بھی ظاہر کرتا ہے اور اسکرین سے باہر بھی ناظرین سے جڑنے کی ان کی قابلیت کو اجاگر کرتا ہے۔

شکیرا کا مفت ریو کنسرٹ، 20/ لاکھ افراد کے ساتھ تاریخی لمحہ

نئی دہلی (ایم این این): عالمی شہرت یافتہ کولمبین گلوکارہ شکیرا نے برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو میں ایک شاندار مفت کنسرٹ کے ذریعے موسیقی کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر دیا۔ یہ کنسرٹ مشہور کوپاکبانا ساحل پر منعقد ہوا، جہاں اندازاً ۲۰/ لاکھ افراد نے شرکت کی، جو اسے دنیا کے سب سے بڑے میوزک ایونٹس میں شامل کرتا ہے۔ یہ تقریب ۲/ مئی ۲۰۲۶ء کو Todo Mundo No Rio Festival کے تحت منعقد کی گئی، جس کا مقصد شہر میں سیاحت کو فروغ دینا اور عالمی سطح پر ریو کی شناخت کو مزید مستحکم کرنا تھا۔ شکیرا کی موجودگی نے اس مقصد کو حقیقت میں بدل دیا، کیونکہ دنیا بھر سے شائقین اس ایونٹ میں شرکت کے لیے پہنچے۔ شکیرا نے اپنی پرفارمنس کے دوران اپنے مشہور گانوں جیسے ''Waka Waka''، ''Hips Don't Lie'' اور ''Whenever, Wherever'' پیش کیے، جنہوں نے حاضرین کو جھومنے پر مجبور کر دیا۔ ان کی توانائی سے بھرپور کارکردگی نے پورے ساحل کو ایک عظیم میوزیکل جشن میں تبدیل کر دیا۔ کنسرٹ کی ایک اور خاص بات برازیل کے نامور فنکاروں کی شرکت تھی، جن میں انیتا، کیتانو ویلوسو اور ماریا بیتھانیا شامل تھے۔ ان فنکاروں کی موجودگی نے اس عالمی ایونٹ میں مقامی ثقافت کا رنگ بھر دیا اور شائقین کو ایک منفرد تجربہ فراہم کیا۔ شہر کے حکام کے مطابق، اس ایونٹ نے نہ صرف تفریح فراہم کی بلکہ معاشی طور پر بھی بڑا فائدہ پہنچایا۔ ہوٹل انڈسٹری، ریسٹورنٹس اور دیگر کاروباری سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ GENERAL
CARINGLY YOURS

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj General Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj General Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To Know More Contact your J & k Bank's Relationship Manager

Bajaj General Insurance Limited (Formerly known as Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd.) Bajaj Insurance House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: Extra Care Plus-BAJHLIP23069V032223,Health Prime Rider-BAJHLIA24087V022324 | web: www.bajajgeneralinsurance.com |Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144 | careforyou@bajajgeneral.com
For more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BGI-O-JK-004/18-12-2025

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj General Insurance Limited [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale.

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,